رجسٹر آصفیہ (نمبر ۱۸۰)

رجسٹر انگلشیہ نمبر (...)

فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن

ہفتہ وار

مملکت

ایڈیٹر

میر حسن الدین بی اے ال ال بی (عثمانیہ)

شرح چندہ

سالانہ ...... ے

ششماہی ...... ے

سہ ماہی ......

شرح چندہ

سالانہ ...... ے

ششماہی ......

سہ ماہی ......

قیمت فی پرچہ (۲/)

قیمت پرانہ پرچہ (۳/)

جلد ۲ | ۴ ر تیر ۱۳۵۱ ف | ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ | ۹ رمئی سنہ ۱۹۴۲ء شنبہ | نمبر (۴)

ترکی قوم کی خود اعتمادی

مسلح غیر جانبداری

روس اور ترکی کی قسمتیں ایک دوسرے سے وابستہ ہیں

"نیوز کرانیکل" کا نامہ نگار خصوصی ترکی کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ محاذ روس پر برف پگھل رہی ہے اور شرقی بحر روم میں موسم بہار شروع ہوگیا ہے لیکن اب تک کوئی نہیں جانتا کہ موسم بہار میں ہٹلر جو حوائی حملہ کرنے والا تھا اور جس کے اسقدر چرچے ہو رہے تھے اس کی ٹھیک ٹھیک صورت کیا ہوگی؟ انقرہ میں بہ بات پیچھے نقان سے جو خبریں آرہی ہیں ان سے اس امر کی توثیق ہوتی ہے کہ جرمن فوجوں کے حملے کا رخ روس کی طرف ہے اور روس کو قطعی طور پر ختم کردینے کی ایک آخری کوشش کی جائے گی۔ انقرہ میں فوجی حلقوں کی یہ پیش قیاسی ہے کہ جرمن فوجوں کا حملہ روستو پر ہوگا اور ایک دوسری زبردست فوج بیلے اور نگے کے کنارے بڑھنے کی کوشش کرے گی۔ اور اس طرح روسی فوجوں کو قفقاز کی رسد اور سامان جنگ سے محروم کرنے کی کوشش کرے گی۔

ہر حال ہٹلر کے وسیع منصوبوں کے متعلق بہت سے سوالات ہیں جن سے ترکی براہ راست دلچسپی لے رہا ہے مثلاً

(۱) موسم بہار کے جوابی حملے میں ہٹلر کو کیا حصہ ہوگا۔

(۲) کیا دول محور سائپرس پر اور اس کے بعد شام پر حملہ کرنے کی کوشش کریں گے

(۳) کیا ہٹلر نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ترکی پر براہ راست حملہ کیا جائے تاکہ درہ دانیال اور شرقی بحر روم کے ساحلوں پر قبضہ حاصل ہوسکے۔

ماہرین کی رائے

حال ہی میں نے ان سوالات پر ان غیر ملکی وزیرین اور فوجی ماہرین سے بحث کی جو اس وقت ترکی میں مقیم ہیں ان گفتگو سے میں نے حسب ذیل نتائج اخذ کئے۔

یہاں عام طور پر یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ ہٹلر یہ چاہتا ہے کہ اس دفعہ روس پر اس کا حملہ قطعی طور پر کامیاب رہے اس لئے وہ دول محور کے تمام وسائل کو روسی مزاحمت کا خاتمہ کرنے کے کام میں لارہا ہے۔ یہ پیش قیاسی کی جارہی ہے کہ روسی محاذ پر ہٹلر کو ابتداء میں کامیابی ہوگی۔ مگر تجربہ کار مبصرین کا خیال ہے کہ ہٹلر کی فوجیں قفقاز کے تیل کے ذخیروں تک یا کسی ایران کے راستے ہندوستان پہنچنے میں کامیاب نہ ہوسکیں گی۔ ایک مشہور سفیر نے جو یہاں تعینات ہیں مجھ سے کہا کہ اس موسم بہار میں ہٹلر کے حملے کا رخ ... ہے نہیں آرہا ہے۔

جزیرۂ سائپرس پر دول محور کے حملے کے امکانات کی نسبت انقرہ میں کچھ تردد سا محسوس ہو رہا ہے۔ یہ اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ یونانی جزائر سے سائپرس پر حملہ بہت دشوار اور قیمتی ہوگا لیکن اس امکان کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ماضی میں جو چیز ناممکن نظر آرہی تھیں ان کو دول محور نے عمل لانے میں کامیاب رہے۔ سائپرس پر اور اس کے بعد شام پر حملہ اگر کامیاب ہو تو دول محور کے لئے بے حد مفید ہوگا کیونکہ اس سے ترکی کی پوزیشن بے اثر ہو جائے گی۔ اس لئے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ شاید اس وجہ سے ہٹلر کو ایسے حملے کی ترغیب ہو۔ بہر حال یہ واقعہ بہت اہمیت رکھتا ہے اور اس کی توثیق دیگر ممالک کے فوجی ماہرین سے بھی ہوتی ہے کہ یونانی جزائر میں دول محور تیاریاں تو کر رہے ہیں لیکن طیاروں اور فوجوں کی تعداد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شام کے لئے کوئی فوری خطرہ نہیں ہے

خود اعتمادی کی وجہ

اس میں شک نہیں کہ ترکی قوم تا وقتیکہ اس پر حملہ نہ ہو لڑنا نہیں چاہتی لیکن ترکی کو اپنے آپ پر اس وقت اتنا اعتماد ہے جو ایک سال پہلے نہیں تھا۔ اس خود اعتمادی کے کئی وجوہ ہیں:۔

(۱) ترکی فوج بخوبی تیار ہے اور اس کو امریکہ سے برابر سامان جنگ مل رہا ہے۔ جدید امریکی سفیر نے ترکی کو دورہ کیا ہے اور طیارے سے بہت بڑے نے بہت حصہ لیا ہے اور اس سے ترکی کے فوجی عہدہ داروں کو بڑی تقویت حاصل ہوئی ہے

(۲) ترکی حکومت بخوبی واقف ہے کہ جوں جوں جنگ میں طوالت ہوگی اور محاذ میں پھیلتے جائیں گے دول محور ترکی فوج کی قوت اور زبردست ہو جائے گی۔

بقیہ صفحہ (۱۱) پر

ہفتہ وار
مملکت

جلد (۲) | ۴ ہر ستمبر ۱۳۵۱ ف | نمبر (۴)

ضلع کانفرنس

اور پیشہ ور لیڈروں کا اضطراب

دستوری اصلاحات کے نفاذ میں جوں جوں تعویق ہوتی گئی بعض سیاسی حلقوں میں یہ کہا جانے لگا کہ حکومت ان کو نافذ کرنا نہیں چاہتی بلکہ اصلاحات کا اعلان صرف پبلک کی اشک شوئی کے لئے کر دیا گیا ہے۔ حکومت سرکار عالی نے چند ماہ قبل جب یہ اعلان کیا کہ دستوری اصلاحات بتدریج نافذ کی جا رہی ہیں تو انہی حلقوں میں طنزیہ طور پر یہ کہا گیا کہ اصلاحات کے مکمل نفاذ کے لئے ابھی دس سال کی مدت درکار ہے۔ اب جب کہ آئینی مشاورتی کمیٹیوں اور کانفرنسوں کے قواعد مکمل ہو چکے ہیں اور ان کے روبعمل آنے کا وقت قریب آ چکا ہے پیشہ ور لیڈروں کے حلقوں میں ایک کھلبلی سی پیدا ہو گئی ہے اور وہ آئینی مشاورتی کمیٹیوں اور ضلع کانفرنسوں کو مفاد ملک کے خلاف قرار دے رہے ہیں۔ ہم اپنی گزشتہ اشاعتوں میں آئینی مشاورتی کمیٹیوں پر تفصیلی بحث کر چکے ہیں۔ آج اس امر پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں کہ ضلع کانفرنسوں کا انعقاد کس حد تک مفید ہوگا اور پیشہ ور لیڈروں کی مخالفت کس حد تک حق بجانب ہے؟

کمیٹی اصلاحات کی سفارشات

کمیٹی اصلاحات نے جس کے ایک رکن پنڈت کاشی ناتھ راؤ ویدیہ بھی تھے اس مسئلہ پر بھی غور کیا تھا کہ مجالس مقننہ اور مشاورتی کمیٹیوں کے علاوہ کیا اور بھی ایسے ادارے قائم کئے جا سکتے ہیں جن کے ذریعہ عوام الناس اپنے جذبات اور ضروریات کا حکومت پر اظہار کر سکیں اور حکومت اور عوام کے مابین اشتراک عمل کا رشتہ زیادہ مضبوط ہو سکے۔ اس ضمن میں مختلف تجاویز پر غور کرنے کے بعد کمیٹی نے متفقہ طور پر یہ طے کیا کہ ہر ضلع میں کسی منتخب مقام پر ہر سال ایک دفعہ صوبہ دار کی صدارت میں ایک عام کانفرنس ہوا کرے جس میں اس ضلع کے باشندوں کو اجازت ہو کہ اپنی مقامی ضروریات کا اظہار کریں۔ کمیٹی اصلاحات نے حکومت کے آگے ضلع کانفرنسوں کی نسبت اپنی سفارش پیش کرتے ہوئے یقین دلایا تھا کہ :-

"ایسی کانفرنسوں کے نتائج دور رس ہوں گے اُن سے عوام کو سیاسی تعلیم ملے گی۔ اُن کی نظر وسیع ہوگی انھیں اپنی ضرورتوں کو محسوس کرانے کے مواقع ملیں گے۔ اور اُن میں باہمی دوستی رفاہ عام کے کاموں کی امنگیں پیدا ہونگی۔ دیہی افسروں اور دوسرے سرکاری ملازمین کو بالواسطہ چوکس رکھیں گی۔ مرکزی حکومت کو عوام کے جذبات اور خیالات سے واقف کرائیں گی۔ حکومت خود اختیاری کے اداروں کی عملیت اور اُن کی کمزوریوں پر روشنی ڈالیں گی۔ اور مقننہ کو عوام کی ضرورتوں اور رجحانات کی روشنی میں بہت سے امور پر غور کرنے اور مفید مسودات کے پیش کرنے کے لئے کافی سواد بہم پہونچائیں گی۔"

نظم و نسق پر تبصرہ کا اختیار

حکومت سرکار عالی نے اس خیال سے کہ ضلع واری اجتماعات کا رواج اضلاع کے حکام اور مختلف طبقات اور رعایا سے قریب تر کر دے گا اور عوام کی ضروریات اور خواہشات سے حکومت باضابطہ طور پر واقف رہے گی کمیٹی اصلاحات کی سفارش کو قبول کر لیا۔ ان سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے قواعد مرتب ہوئے جو ہزاعلیٰحضرت بندگانعالی کی منظوری حاصل کر چکے ہیں اور جریدہ غیر معمولی میں ان کی اشاعت عمل میں آ چکی ہے۔ ان قواعد کے تحت صوبہ داروں کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنے صوبہ کے ہر ضلع میں کسی مقام کا تعین کریں جہاں دارالاولی بہشت اور دائی کے مابین کسی مناسب تاریخ پر کانفرنس منعقد ہوگی۔ ہر کانفرنس کی صدارت صوبہ دار صاحب کریں گے اور وہ اپنی افتتاحی تقریر میں ضلع کے مختلف شعبوں کی سال گزشتہ کی سرگرمیوں کا تذکرہ کریں گے اور حاضرین کو اختیار ہوگا کہ صوبہ دار کی تقریر اور بیانات پر تبصرہ کریں۔ صوبہ دار صاحب بمشورہ اول تعلقدار کانفرنس میں شریک ہونے والوں کا انتخاب کریں گے جن کی تعداد ۳۰۰ سے زیادہ نہ ہوگی۔ کانفرنس میں مختلف سررشتوں کے صدور اور دیگر عہدہ دار بھی شریک رہیں گے۔

مخالفت کی وجہ

یہ ہے ایک سرسری خاکہ ان ضلع کانفرنسوں کا جو دستوری اصلاحات کا ایک جزو ہیں۔ ان کانفرنسوں کی مخالفت ـــــ جن کا منشا عہدہ داران حکومت اور رعایا کے باشندوں کو ایک دوسرے سے قریب تر کرنا ان کے باہمی تعلقات کو زیادہ استوار بنانا مقامی ضروریات کی تکمیل کے لئے رعایا کے باشندوں کو براہ راست عہدہ داروں تک پہونچنے کے ذرائع فراہم کرنا اور حکومت کی جانب سے ان ضرورتوں کی تکمیل میں سہولت پیدا کرنا ہے ـــــ کس حد تک حق بجانب ہو سکتی ہے؟ جہاں تک ہم نے ان لیڈروں کی سرگرمیوں کا مطالعہ کیا ہے ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ یہ پبلک کارکن جو حکومت اور عوام کے درمیان حائل ہیں ہرگز یہ نہیں چاہتے کہ عہدہ داران حکومت عوام سے براہ راست ربط قائم کریں۔ جس روز یہ ربط فی الواقعی قائم ہو جائے گا ان پبلک کارکنوں کی خود غرضیاں، جاہ پرستی، اور بیہودہ انتدا بے نقاب ہو جائے گی۔ عوام کو عہدہ داران حکومت سے جب تک دور رکھا جائے گا عوام کے ان نام نہاد ہمدردوں کی قیادت برقرار رہے گی۔ یہی وہ حقیقی محرکات ہیں جو بعض پبلک کارکنوں اور پبلک اداروں کو ہر ایسی تجویز کی مخالفت پر ابھارتے ہیں جس میں عوام کا مفاد فی الواقعی مضمر رہتا ہے۔ اس ضمن میں ہم معاصر "ریاست" کے نقطۂ نظر کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ معاصر موصوف نے جو دستوری اصلاحات کی اپنے مخصوص زاویہ نگاہ سے مخالفت کرتا رہا ہے ضلع کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنی ۲۴ ہر خورداد کی اشاعت میں تحریر کیا ہے کہ :-

"یہ قدیم دربار کی ایک ترقی یافتہ صورت سمجھی جا سکتی ہے۔ اور ایسے ایک دربار میں اگر خوشامدی اور چاپلوسی کے بجائے صاف گوئی اور راستبازی آ جائیں تو یقیناً اس سے ملک کی بھلائی کی توقع کی جا سکتی ہے۔ صداقت یا سچائی کا تبرکہ کان کانفرنسوں کا مقصد سمجھا جاتا ہے تاکہ اگر کوئی غلطی یا خرابی نظم و نسق ضلع میں پائی جائے تو اس کی اصلاح فوراً ممکن ہو سکے اس لئے ایک ضلع کانفرنس کا استبازی اور صاف گو افراد کی مجلس تو بنائی جانی چاہئے کانفرنس کے ارکان کی اکثریت میں صوبہ دار کو کسی قسم کا ربط قائم رکھنا ضروری ہے۔"

ہم اس رائے سے بالکل متفق ہیں کہ کانفرنس میں شریک ہونے والے راستباز اور صاف گو ہوں تاکہ ضلع کے کانفرنس صحیح معنوں میں تجزیہ ہو سکے اور عوام کی حقیقی ضروریات حکومت کے آگے پیش ہو سکیں۔ اب جبکہ اسکیم اصلاحات کے تحت پہلی ضلع کانفرنس اس ماہ کی ۲۹ تاریخ کو شاہ منگلوڑ میں منعقد ہو رہی ہے ہم صوبہ دار صاحب میدک سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ اس کانفرنس کو کامیاب بنا کر آئندہ کے لئے ایک مثال قائم کریں گے

یہاں اس امر کا اعادہ ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ دستور جدید کی مفاداتی بنیاد کے خلاف دیہی افراد زیادہ شور مچا رہے ہیں حالانکہ انہیں اندیشہ ہے کہ وہ کافی تعداد میں منتخب ہوکر مجلس مقننہ میں نہ آسکیں گے۔ ان پیشہ ور لیڈروں کی خود غرضی مفاداتی بنیاد کے محاسن پر پردہ نہیں ڈال سکتی۔ عصر جدید کے سیاسی مفکرین علاقہ واری طریقہ انتخاب کے مقابلے میں مفاداتی حلقہ ہائے انتخاب کی طرف زیادہ مائل ہیں۔ اس موضوع پر ہم اپنی ایک گزشتہ اشاعت میں بحث کرچکے ہیں۔ یہاں صرف یہ بتلانا مقصود ہے کہ جمہوریت جن حالات میں [illegible] اس طریقہ انتخاب کو ان طبقات کی خاطر ضرورت [illegible] ہے جو دولت کی پیداوار میں مصروف ہیں۔ اس طریقہ انتخاب کے ذریعہ جس روز حکومت اور رعایا کے مابین براہ راست ربط قائم ہوجائیگا اور رعایا ان سیاسی افراد کی اصل حقیقت سے واقف ہوجائے گی وہ حیدرآباد کے لئے ایک مبارک اور مسعود دن ہوگا۔

اصلاحات کی اصلی غایت

[illegible] ”صاحبزادہ ریاست“ کا ایک مقالہ افتتاحیہ ہماری نظر سے گزرا۔ معاصر موصوف نے اپنی ۶ نومبر کی اشاعت میں دستوری اصلاحات پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ تحریر کیا ہے کہ ”موجودہ صورت میں دستوری اصلاحات کے نفاذ کا مقصد پورا نہیں ہوسکتا کیونکہ اصلاحات کے نفاذ کا اصلی مقصد ان عناصر کو مطمئن کرنا ہے جو تغیر چاہتے ہیں“ ہماری رائے میں اصلاحات کا مقصد عوام کی فلاح و بہبود ہے اور ہونا چاہئے۔ اگر مقصد یہ نہیں ہے تو اصلاحات خواہ حیدرآباد میں ہوں یا کسی اور ملک میں ہمیشہ بے سود ثابت ہوں گی۔ ہم جانتے ہیں کہ حیدرآباد میں جو دستور مرتب کیا گیا ہے اس کا منشا پیشہ ور لیڈروں کو یا ایسے عناصر کو خوش کرنا نہیں ہے جو ہمیشہ ایک شور برپا کرتے رہتے ہیں۔ اس دستور کی تشکیل میں ماحول اور ملک کے مختلف طبقوں کی فلاح و بہبود کے جذبات کارفرما رہے ہیں۔ حیرت ہے کہ اس سے معاصر موصوف مطمئن نہیں ہے۔ اگر بات اصلی یہ ہے کہ سیاسی اقتدار پیشہ ور لیڈروں کے ہاتھ میں آجائے تو صاف صاف اس بات کو بیان کیوں نہیں کیا جاتا۔ الفاظ کے گورکھ دھندے میں حقیقی محرکات کو چھپانا زیادہ عرصے تک کارگر ثابت نہ ہوگا۔

معاصر موصوف دستور جدید کی مفاداتی بنیاد کو قبول کرنے تیار نہیں۔ اس مسئلہ پر ہم ایک سے زیادہ مرتبہ اظہار خیال کرچکے ہیں یہاں اس کا اعادہ غیر ضروری ہے۔ ایک دوسرا اعتراض معاصر موصوف نے یہ کیا ہے کہ امیدواران انتخاب کیلئے یہ شرط قرار دی جانی چاہئے تھی کہ وہ اپنے فرقہ کے ووٹ دہندوں سے (۴۰) فیصد ووٹ حاصل کریں۔ اس ضمن میں ہم صرف اسقدر عرض کرنا کافی سمجھتے ہیں کہ جس وقت مسٹر جناح [illegible] ریاست [illegible] جنگ [illegible] کے قائدوں کی مجلس سے گفتگو [illegible] تھے خود مسٹر جناح [illegible] یہ شرط نہیں کی تھی کہ امیدوار انتخاب کے لئے یہ لازمی گردانا جائے کہ وہ اپنے فرقہ کے ووٹ دہندوں کے (۵۰) فیصد ووٹ حاصل کریں۔ جب یہی شرط دستور جدید میں رکھی گئی تو اس کے خلاف احتجاج اور اپنے سابقہ قول سے انحراف محض اعتراض کی بناء پر کیا جارہا ہے محتاج بیان نہیں۔

خطرہ بڑھ رہا ہے

گزشتہ ہفتے محاذ برما سے یہ اطلاعات وصول ہوئیں کہ جاپانیوں نے لاشیو پر قبضہ کرلیا۔ یہ شہر برما سے چین کو جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ اسی راستے سے چین کو سامان جنگ روانہ کیا جارہا تھا۔ جاپان کا دعویٰ ہے کہ مانڈلے پر بھی اس کا قبضہ ہوچکا ہے۔ جنرل ٹوجو کی تقریر سے یہ ظاہر ہورہا تھا کہ برما روڈ کو بند کرکے جاپان چاہتا ہے چین کو ہندوستان سے منقطع کردے۔ آسٹریلیا کے محاذ پر رفتار جنگ سست ہونے کی وجہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ جاپان اپنی پوری قوت محاذ برما پر لگارہا تھا۔ تازہ ترین اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاپانی فوجیں لاشیو سے (۱۵) میل آگے تک بڑھ گئی ہیں مگر انہیں چینیوں کے زبردست جوابی حملوں سے دوچار ہونا پڑرہا ہے۔ ایک امید افزا امر یہ ہے کہ تونگی کے علاقے میں جو چینی فوجیں برسر پیکار ہیں وہ جاپانیوں کو پسپا کرسکتی ہیں مگر کیا ان کے پاس اسقدر سامان جنگ ہے؟ لاشیو پر جاپانیوں کی غیر متوقع اور اچانک قبضے سے ان چینی فوجوں کو جو برما میں لڑرہی ہیں ایک نازک صورت حال سے دوچار ہونا پڑرہا ہے۔ حکومت چین ان سوالات پر غور کررہی ہے کہ اب جاپانی کیا کریں گے؟ کیا وہ چین کو برما سے قطعی طور پر منقطع کرنے کے لئے شمال کی جانب اقدام کریں گے یا برما روڈ سے ہٹ کر متحدین کی فوجوں کو گھیرنے کی کوشش کرینگے؟ یا برما روڈ سے گزر کر چین میں گھس آنا چاہیں گے۔ بہرصورت جب تک متحدین کی جانب سے موثر جوابی حملہ نہ ہو یہ بات ناگزیر معلوم ہوتی ہے کہ برما کا سارا علاقہ دشمن کے ہاتھ میں چلا جائے۔ اگر ایسا ہوا تو ہندوستان پر جاپانی حملے کا خطرہ خارج از قیاس نہیں سمجھا جاسکتا۔

محاذ آسٹریلیا

اس بات کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا ہے کہ آسٹریلیا پر جاپانی حملہ جو چند روز سے موہوم معلوم ہورہا تھا مستقبل قریب میں کوئی شدید صورت اختیار کرے گا۔ اس کا انحصار زیادہ تر اس بات پر ہے کہ جاپان کس حد تک جرمنی سے تعاون عمل کرنے تیار ہے۔ جرمنی کے اغراض کی تکمیل کے لئے جاپان کو آسٹریلیا کا محاذ ترک کرکے مشرق وسطیٰ کی طرف اقدام کرنا پڑے گا لیکن اگر جاپان صرف اپنے مفاد کو پیش نظر رکھے گا جیسا کہ وہ اب تک کرتا رہا ہے تو وہ آسٹریلیا کو نظرانداز نہیں کرسکتا۔ جاپانیوں کے اغراض کے لئے یہ ضروری ہے کہ چین کو برما سے منقطع کرکے برما پر قبضہ کرلیا جائے تاکہ شمال کی جانب سے متحدین کا کوئی حملہ ہو تو مقابلہ کیا جاسکے لیکن وہ جنوبی محاذ کو نظرانداز نہیں کرسکتے جب تک کہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کو امریکہ اپنے دفاعی اور اقتداری کاروائیوں کے لئے مرکز بنا سکتا ہے۔ امریکہ کی بڑھتی ہوئی قوت جس کا اجتماع آسٹریلیا میں ہورہا ہے جاپان کے لئے خطرے سے خالی نہیں۔ اگر جاپان شمالی آسٹریلیا پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوجائے تو آسٹریلیا پر جاپان کا زبردست حملہ یقینی ہے لیکن اس سے ہندوستان کا خطرہ کم نہیں ہوجاتا۔ یہی ممکن ہے جاپان شمالی آسٹریلیا پر عمل کرکے پہلے متحدین کو شکست دینے کا ارادہ کرے اور مشرق وسطیٰ کی طرف قدم بڑھائے۔

محاذ روس

جرمنی پر برطانیہ کے فضائی حملے امید افزا صورت حال پیدا کررہے ہیں۔ ان حملوں کا مقصد یہ ہے کہ موسم بہار میں ہٹلر کو سمندر یا زمین یا ہوا سے حملہ کرنے کے ناقابل بنادیا جائے۔ اس سے روس کو بڑی مدد ملے گی۔ بعض مبصرین کا خیال ہے کہ شاہی ہوائیہ کے حملے ہٹلر کے لئے یورپ میں دوسرا محاذ قائم کررہے ہیں۔ روس کے محاذ پر سرخ فوج دشمن کو پسپا کررہی ہے۔ کہا جارہا تھا کہ ہٹلر موسم بہار میں یورپ کی جنگ ختم کردے گا لیکن اس کی حالیہ تقریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سال جنگ ختم نہ ہوگی۔ ہٹلر کے جوابی حملہ کے لئے روس تیار ہے۔ فوجی ماہرین کا خیال ہے کہ ابتدا میں ہٹلر کو کچھ کامیابی ضرور ہوگی مگر اس کی ہوائی قوت وہ نہیں ہے جو ایک سال پہلے تھی۔ اگر متحدین سامان جنگ روس کو برابر روانہ کرتے رہے تو محاذ روس پر جرمنی کی شکست یقینی ہے۔

قرارداد مدراس

روزنامہ "ہندو" کی تائید

شاید یہ امر متوقع تھا کہ مدراس کانگریس کی جماعت مقننہ کی منظور کردہ قراردادوں پر زیادہ جوش و خروش کا اظہار کیا جائے گا۔ یہ تمام قراردادیں ایسے اہم مسائل سے تعلق رکھتی ہیں جن سے ادنیٰ موجودہ صورت حال کے سمجھانے میں جو الجھن ملک میں پیدا ہوگئی ہے رہبری حاصل کی جاسکتی ہے۔ ہر چند ہم کو اس امر کا اعتراف ہے کہ جس انداز بیان میں یہ قراردادیں لکھی گئی ہیں اس میں ترقی کی اور بہت گنجائش تھی۔ لیکن اس کی افادیت کو کسی عنوان سے بھی حق بجانب نہیں قرار دی جاسکتی۔ ہمارے نقدنگار سے وقت کے کسی ایسے اہم مسئلہ کا حل دریافت کرنے کے لئے جیسا کہ زیر بحث مسئلہ ہے غور و فکر کی ضرورت ہے اس قسم کی تجاویز کی جانچ پڑتال میں اس کے حقیقی مدعا کو نظرانداز کرنا نہ چاہئے۔ مدراس کانگریس کی قراردادوں کا وہ مفید حصہ جس پر بحث تنقیدیں ہورہی ہیں پاکستان پسندی کے لئے ایک دعوت ہے کہ۔ اگر ہندوستان کے دستور کی تشکیل کے وقت حق انتخاب حکومت پر اصرار کیا جائے تو اس کو تسلیم کرلیا جائے تاکہ اس طرح اس راہ کے تمام خطرات اور شبہات کا ازالہ ہوسکے۔ جو کچھ کہ یہ مطالبہ ہے یا جیسا کہ مدراس مقننہ کی کانگریسی جماعت نے اسے سمجھا ہے اس کی وضاحت قرارداد کے آغاز ہی میں کی جاچکی ہے۔ یہ مطالبہ ہے کہ "اس نازک زمانہ میں متحدہ قومی جدوجہد کی غرض سے چند مخصوص قطعہائے کلاں کی مرضی معلوم کرنے کے بعد اتحاد ہندوستان سے علیحدہ ہوجانے کا حق تسلیم کرلیا جائے لیکن شرط اول یہ ہوگی کہ علیحدہ کئے جانے والے رقبے اس علیحدگی پر رضامند ہوں" دوسرے الفاظ میں قرارداد کا یہ مطلب ہے کہ اگر مطالبۂ تقسیم ہندوستان کو تسلیم کرلیا جائے تو لازمی طور پر دو شرطوں کا بھی اطمینان حاصل ہوجائیگا۔ ایک تو یہ کہ جو رقبہ بھی علیحدگی کا مطالبہ کرے اس کے لئے یہ ثابت کرنا لازمی ہوگا کہ یہ مطالبہ اس علاقے کے باشندوں کے منشاء کی ترجمانی کرتا ہے۔ مثلاً اگر پنجاب یا بنگال کے لوگ علیحدگی کو پسند نہ کریں تو کانگریس اس مطالبہ کے تسلیم کرنے پر مجبور نہ ہوگی۔ دوسری شرط یہ کہ تاوقتیکہ دستور کی تشکیل کا وقت نہ آئے لیگ نہ صرف تحریک کو نہ اٹھائے بلکہ عملی طور پر ایک حقیقی قومی حکومت کے جزو کی حیثیت سے کانگریس کے ساتھ تعاون کرے اس کا یہ مطلب ہے کہ جب اس کے دستوری مطالبہ کے پیش کرنے کا وقت آئے تو لیگ اپنے موجودہ دشمنوں اور غیروں کے اتحاد ایک موہوم خطروں سے متاثر نہ ہوگی بلکہ اس تجربہ کو رہنما بنائے گی جو قومی حکومت میں حاصل کیا جائے گا کہ کس حد تک مسلمانوں کو ان کے واجبی حقوق حاصل ہیں۔ مسلم قائدین کو یہ تجربہ حاصل ہو کہ ان کے حقیقی مطالبات ضروریات اور مفادات سے متعلق کوئی امر قابل شکایت نہیں رہا تو یقیناً عوام الناس کے پر جوش اور محب وطن رہبر ہونے کی حیثیت سے تقسیم کے مطالبے پر اصرار کرنے سے احتراز کرنا پڑے گا۔ یہ صحیح ہے کہ جبکہ مدراس کی قرارداد کو پیش کرنے والوں نے اسی بنیاد پر بنا اتمام حجت کیا ہے کہ مسلمان قائدین پر جوش محب وطن ہیں اور

یہ کہ اب جس بات کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ دوسرے فرقے کے قائدین بھی نمایاں طریقہ سے اس امر کا اظہار کریں کہ کلی طور پر مسلمانوں کو اپنے مستقبل سے متعلق کوئی اندیشہ نہ ہونا چاہئے اور یہ کہ کانگریس کا مقصد واصل صرف یہ ہے کہ ہر ہندوستانی کو مساوی حقوق حاصل رہیں وہ خواہ کسی عقیدے اور جماعت سے وابستہ ہو۔ مگر یہ قیاس جس کی بنیاد پر مدراس کی قرارداد منظور کی گئی ہے درست نہیں ہے تو پھر متحدہ اور طاقتور ہندوستان کی منزل بہت دور ہوگی اور اس تک پہنچنا بہت مشکل ہوگا اس کے برعکس اگر یہ صورت حال رہی ہے جیسا کہ ہم یقین کرتے ہیں تو پھر مسلمانوں کی آئندہ قسمت دوسرے فرقوں کی قسمت کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور دوسرے فرقوں کے زعما اپنے برادرانہ طرز عمل سے مسلمانوں کو ترغیب بھی دے سکتے ہیں کہ متحدہ قومی ہندوستانی حکومت میں ان کے مفاد کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے کیا یہ سب کا فرض نہیں ہے کہ کانگریس اور دوسری جماعتوں کے جن میں لیگ بھی شامل ہے مشترکہ عمل سے قومی حکومت کی داغ بیل ڈالی جائے!

دشمن ہمارے دروازوں پر دستک دے رہا ہے اور روز بروز ہوائی حملوں اور چڑھائی کے خطرے افق پر زیادہ نمایاں ہوتے جارہے ہیں۔ اس سے تو ہر ایک کو اتفاق ہے کہ غیر ملکی حکومت اور منقسم ملک موجودہ صورت حال کا مقابلہ نہیں کرسکتا اور یہ کہ جیسا کہ مدراس کی قراردادوں میں کہا گیا ہے اس امر کی اشد اور فوری ضرورت ہے کہ ملک کے بہترین مفاد کی خاطر کانگریس اس خطرناک لمحہ میں قومی نظم و نسق کے قائم کرنے کی راہ میں جو دشواریاں درپیش ہیں انہیں دور کرنے کی اس سے جس قدر ممکن ہے کوشش کرے تاکہ موجودہ صورت حال کا مقابلہ کیا جاسکے۔

مسلم لیگ کے ساتھ ایسا سمجھوتہ ہی ہے کہ اس امر کا یقین ہو کہ وہ اس اہم کام میں حصہ لینے سے کسی خسارہ میں نہیں رہے گی بلکہ جو کچھ جائز اور ضروری ہو اسے حاصل ہوگا۔ اس قابل ہے کہ اس کی تکمیل کی جائے۔ یہ سمجھوتہ صرف متحدہ ہندوستان کا مقصد حاصل کرنے کے لئے جس کے حاصل کرنے کا ہم عہد کرچکے ہیں بلکہ قومی حکومت قائم کرنے کے لئے بھی جو آج ہماری فوری اور ناگزیر ضرورت ہے بہت ضروری ہے۔ کانگریس کو چاہئے کہ وہ ایسے شدید اختلافات سے احتراز کرے جن سے کسی بھی طرح کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ اور ایسے طرز کار پر اپنی پوری قوت صرف کرے جس سے ٹھوس نتائج حاصل ہوسکیں۔ کانگریس کے قائدین پر یہ ایک اہم فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ مسلم لیگ تک پہنچنے کی بہترین راہ تجویز کریں اور ایسے قدم اٹھائیں جن سے لیگ کے اس اندیشے کی شدت میں کمی ہو کہ اگر اس نے قومی حکومت کی تشکیل میں شرکت کی تو پاکستان کے مسئلہ کو نقصان پہنچے گا۔ مسلم لیگ کے قائدین کو بھی چاہئے کہ وہ بے جا خطرات اور شبہات کو اپنے دلوں سے نکال دیں اور کسی ایک فیصلے پر پہنچنے کا حتمی ارادہ کرکے نیک نیتی سے ایسی تجویزوں پر بحث کریں۔

اگر ایک مرتبہ لیگ قومی حکومت کے شریک کی حیثیت سے اس نازک وقت پر جس کو جدوجہد شروع کرے گی تو ہم محسوس کرتے ہیں کہ جب آزاد ہندوستان کے مستقل دستور کی تشکیل کا وقت آئے گا تو معلوم ہوگا کہ تقسیم ہندوستان کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہا۔

ہز ہائینس شہزادۂ برار کے پیام کا خیر مقدم

جماعت اتحاد و ترقی کا اجلاس عاملہ

حیدرآباد ۳۰ مرداد۔ اتحاد و ترقی کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس غیر معمولی بتاریخ ۲۰ مرداد ۱۳۵۱ف روز شنبہ شام کے ۵ بجے بصدارت مولوی میر اکبر علی خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لا "بیت الاکبر" سیف آباد میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں جملہ اراکین عاملہ موجود تھے۔

اجلاس نے دیگر مسائل کے علاوہ ہز ہائینس والاشان پرنس آف برار حضرت ولی عہد بہادر کی نشری تقریر جو لاسلکی پر ۲۶ مرداد کو نشر ہوئی ہے اس کا خیر مقدم کیا جس میں ہز ہائینس نے نوجوانان ملک کو مخاطب کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ "جنگ ہم سے اب قریب ہوتی جارہی ہے اس لئے ملک کے ہر نوجوان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملک اور مالک کی حفاظت کی لئے سپاہی بن جائے اور فوج باقاعدہ کی نگرانی میں ٹریننگ حاصل کرکے فوجی خدمات انجام دے میں ٹریننگ اور تربیت کے انتظامات میں ذاتی دلچسپی لے رہا ہوں"۔

مجلس عاملہ جماعت اتحاد و ترقی نے متفقہ طور پر والاشان بہادر کی تقریر کا دل سے خیر مقدم کرتے ہوئے جو قرارداد منظور کی وہ درج ذیل ہے۔

قرارداد۔

ہز ہائینس پرنس آف برار حضرت والاشان ولی عہد بہادر نے جو پیام نوجوانان ملک کے نام نشر فرمایا ہے اس سے بہرہ اندوز ہونے کی سعادت اہل ملک نے حاصل کی جماعت اتحاد و ترقی کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ حضرت نواب ولی عہد بہادر کے اس پیام کا نہایت ادب کے ساتھ خیر مقدم کرتا ہے اور ہز ہائینس شہزادۂ برار کو یقین دلاتا ہے کہ سلطنت آصفیہ کا ہر باشندہ بلالحاظ مذہب و ملت اپنے ملک اور اپنے آقائے ولی نعمت کی حفاظت کے لئے ہر ایثار و قربانی کرنے آمادہ ہے اور جو لڑائی حالات اور ایسی خدمت کی ضرورت ہوگی اس میں وہ ہر طرح تیار رہیں گے مجلس عاملہ اہل ملک سے یہ درخواست کرتی ہے کہ وہ حضرت ولیعہد بہادر کے اس پیام پر لبیک کہیں اور روایات ملک کے پیش نظر ایسے خدمات انجام دیں جو تاریخ دکن میں ایک قابل فخر اضافہ ہوں۔

قرارداد کی منظوری کے بعد اجلاس رات میں دیر گئے برخاست ہوا۔

پنڈت نہرو کو مسٹر راجگوپال چاری کا چیلنج

کل ہند کانگریس کمیٹی میں راجہ جی کی تقریر

مسٹر راجگوپال چاری نے قرارداد کو پیش کرتے ہوئے اس نازک گھڑی کا ذکر کیا جو ان کے اقدام سے پیدا ہوئی ہے اور سوال کیا کہ کیا ہمارے سامنے ایسی سابقہ مثال نہیں ہے جبکہ کانگریس کو ایسی ناراضی کا مقابلہ کرنا پڑتا تھا۔ کیا میں نے یا خدمتگاران مدراس نے یہ مطالبہ نہیں کیا تھا کہ اپنی رسم میں ایک تبدیلی قبول کریں۔ اور اچھوتوں کو مندروں میں داخلہ کی اجازت دیں۔ تحریک خلافت کے زمانہ میں بانی لیگ نے ایک ایسی چیز کے جواب ہم سے بالکل متعلق نہیں تھی بہت کچھ شکایتیں ہیں لیکن اس کے باوجود اس سے مسلمانوں کی قوت کی ابتدا تھی اگر ہماری قوم کا کوئی حصہ مضبوط ہوا تو یہ بیش از قابل اعتبار کیا ہے۔ اگر آج میری تجویز سے مسلمانوں کو ان کی بیداری اور سیاسی تنظیم کو مزید تقویت ہو سکتی ہے تو کوئی افسوس یا پچھتاوے کی بات نہیں ہے ہمیں چاہئے کہ ایک دوسرے کو جس قدر ممکن ہو سکے مضبوط بنائیں۔ ہمیں چاہئے کہ دوسرے فرقہ کو زیادہ طاقتور بننے کی ایک مثال قائم کریں اور اس کے ذریعہ ہم بھی زیادہ طاقتور رہ سکتے ہیں۔ موصوف نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ یہ وقت استدلال و بے عملی کا نہیں ہے موصوف نے التجا کی کہ ہمیں اس معاملہ میں جرأت سے کام لینا چاہئے اور بیان کیا کہ ہمیں چاہئے کہ مسلمان جس چیز کے لئے مطالبہ کر رہے ہیں انہیں دے دیں۔ یہ صرف ایک مذاق ہے۔ اگر کانگریس اس کو تحلیل کر دے جب ہم نے انکار کر دیا ہے کہ وہ خود کہہ دیں گے کہ انہیں اس کی ضرورت باقی نہیں ہے۔ موصوف نے بیان فرمایا کہ یہ ضروری ہے کہ مسلم لیگ کو اپنی پوزیشن سے ہٹا دیا جائے یا مسلمانوں کی اکثریت تعاون پر اس کو جو اثر و رسوخ حاصل ہے اس کو ترک کر دینا منظور ہے۔

تبصرہ ——— نہیں

مسٹر راجگوپال چاری نے مسٹر نہرو کی ملامت کا جواب دیتے ہوئے انہیں چیلنج کیا ہے کہ نتائج پیدا کریں۔ موصوف نے پر زور الفاظ میں بیان کیا کہ پنڈت نہرو فرقہ وارانہ مسئلہ کو ایک طرف رکھ دیں ان کے سامنے اپنے گھٹنے نہ ٹیکیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری کے ساتھ مسلم لیگ کا مقابلہ کیا جائے۔ مسلمان یہ کہتے ہیں کہ ہم یہ سمجھ لیں کہ ہمارا مستقبل محفوظ ہے اس سے کوئی فائدہ نہیں کہ یہ کوئی تبلیغ پیش کریں اور مسلمانوں سے بیان کریں کہ پاکستان ان کے لئے مفید نہیں۔ مسٹر راجگوپال چاری نے وضاحت کی کہ میری تجویز ہے کہ مسلمانوں سے کہہ دیا جائے کہ ہم تم پر جبر کرنا نہیں چاہتے۔ کانگریس مسلم لیگ سے مطالبہ کرے کہ وہ آگے آئے اور اس مسئلہ کو پیش کرے اور کوئی سمجھوتہ کرے۔

راجہ جی نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے بیان فرمایا کہ پاکستان کا مطلب جس طرح کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے موصوف نے بیان کیا کہ پنجاب ایک ایسے علاقے میں رہتے ہیں جہاں کی آبادی کی غالب اکثریت مسلمان ہے ... پنجاب کے بعض ... پاکستان صرف ایک بھوت ہے اور میں اس کی داڑھی اور چہرہ کو پکڑ لینا چاہتا ہوں۔

مسٹر نہرو نے بیان کیا کہ میں اس چیز کو کس طور پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ مجلس عاملہ نے جس موقف کی وضاحت کی ہے اس میں کسی طرح کی تبدیلی نہیں چاہتا اور موقف یہ ہے کہ کانگریس سلف ڈیٹرمینیشن کے اصول سے بھی الگ ... کو ایک ریاست سے علیحدہ ہونے کا حق دیا ... تاریخ اور جغرافیہ اور تاریخی آزمائش سے آج تک کسی ملک نے اپنی قوم کے حصوں کو ایسے علیحدگی دینے کا شاید ہی مثال دی ہو گا۔

کہا جاتا ہے ... جنگ کی عام حالات میں بھی ایسا نہیں ہے اور موجودہ خطرناک ... برداشت نہیں ہو سکتا۔

اس کی جاپانی خطرہ پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر مرکز میں حکومت قائم کر سکیں اور اس طرح مقامی قومی محاذ قائم کر سکیں تو ہم ملکی محافظ دستوں کی تنظیم کر سکتے ہیں اور دیہاتیوں کو کشتی اور دوسرے سامان حاصل کرنے کی ترغیب دے سکتے ہیں۔ جب باشندوں کو قومی محاذ نے جمع کیا ہو ... برطانیہ ... بلکہ خالف غلامی ہے گا۔

یہ امر ... جاری ہے ... کانگریس ... حکومت ... قائم ... کانگریس ... ہو گا ...

مسلک جانتے ہیں جو ہندوستان پر جاپانی قبضہ سے کم ہے۔

قومی حکومت

قومی حکومت کے فقرہ کی تشریح کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ... ہندوستان ... قومی حکومت ... کانگریس ... جنگ ... مسلم لیگ ... کانگریس کی ... حکومت ... اور ... کر سکتے ہیں۔ ... جاری ...

کانگریس کی پالیسی بے فائدہ ہے

مسٹر راجگوپال چاری کا بیان

نئی دہلی ۔ مسٹر سی راجگوپال چاری نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اب کہ وہ مجلس عاملہ کانگریس سے مستعفی ہو چکے ہیں وہ اپنے خیال کے اظہار اور عوام کی تائید حاصل کرنے کے لئے آزاد ہیں۔ کانگریس کی موجودہ پالیسی بے فائدہ ہے کیونکہ وہ محض ہڑتالوں اور دوسری چیزوں میں تعطل ... ہے دوسری کے خلاف جنگ میں غیر جانبداری کے مترادف ہے میں یہ کرتا ہوں کہ محاذ پر لڑنے والی قومی فوج کے ساتھ ساتھ ہی ہم غیر تیار ہیں کہ عدم تعاون حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ یقیناً موجودہ کانگریسی پالیسی ہے جس پر پابندی ... میں قومی فوج چاہتا ہوں اس کے لئے قومی حکومت چاہئے اور قومی سمجھوتے کے حصول کے لئے میں قومی محاذ چاہتا ہوں۔

میں ہندوستان پر جاپانیوں کے بڑے پیمانہ پر کی چڑھائی کا منتظر نہیں کرتا۔ ملک کا رقبہ اور آبادی چڑھائی کے خلاف ہے۔ بہرحال جاپانیوں کے لئے یہ ممکن ہے کہ ہندوستان کے ساحلوں پر قبضہ کر لیں اور اس کی غرض سے ہندوستانی شہروں کو ناقابل کار بنا دیں۔ مجھے اعتماد ہے کہ ان حالات کے تحت ہم جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کی کامیاب مدافعت کر سکتے ہیں اگر ہماری قومی حکومت ہو۔ انہوں نے کہا کہ ... کو علم ہے وہ چاہتے ہیں کہ کانگریس عملی طور پر وہ ... جس پر گاندھی جی نے ۱۹ اپریل کے بیان میں زور دیا تھا ... میں وہ دونوں آخرالذکر کے مخالف ہیں۔ فرق یہ ہے کہ جہاں گاندھی جی اس وقت تک انتظار کرنا چاہتے ہیں جب تک حالات ان کے موافق ہوں وہاں میرا مشورہ ہے کہ ابھی یہ کام کر دیا جائے تاکہ قومی محاذ اور قومی حکومت حاصل ہو۔ موجودہ نگہبانی صورت ہی اس پر زور دے رہی ہے۔

مطالبۂ پاکستان کی تفصیلات

پوچھا گیا کہ آیا وہ مسٹر جناح کے دو قوموں کے نظریہ پر راضی ہیں انہوں نے کہا نہیں لیکن میں تفصیلات کو تسلیم کرتے ہیں نے اس تصور کو ترقی دی مجھے توقع ہے کہ میں متحدہ محاذ حاصل کرنے کے قابل ہوں گا۔ بہت سے لوگ اب بھی میرے خیال کو درست سمجھتے ہیں۔ لیکن روایتی جذبات کی قوت انہیں ان کے ماننے سے روکتی ہے۔

پوچھا گیا کہ آیا قوم پرست مسلمانوں کا اعتراض کچھ ... میں حائل ہے۔ انہوں نے کہا یہ بات نہیں ہے کہ قوم پرست مسلمانوں کو میں سمجھتا ہوں میرے خیال سے ہیجان کا سبب ہوا ہے۔ پوچھا گیا کہ آیا وہ مسٹر جناح سے ملنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ اس سے ملنے سے فائدہ نہیں وہ اب کانگریس کی نمائندگی نہیں کرتے۔ وہ صدر کانگریس کے اس بیان کا خیر مقدم کرتے ہیں جو مسلم لیگ سے ملاقات کرنے کے لئے کمیٹی مقرر کرنے سے متعلق ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ نہیں جانتے کہ مطالبہ پاکستان سے لیگ کا مطلب کیا ہے لیکن ہم کو اس امر کا علم ہے جس پر یہ مطالبہ مبنی ہے ... تفصیلات ... پوچھا گیا کہ آیا وہ مسلم لیگ سے سمجھوتہ کرنے کے لئے ... انہوں نے کہا کوئی ...

سیاسی نمک پارے

از

کشاف

"پاکستان کے تصور سے ہر اس شخص کو صدمہ پہونچتا ہے جو ہندوستان میں پیدا ہوا ہے۔" (پنڈت جواہر لال نہرو)

مگر مسٹر جناح کو پاکستان کے تصور سے کوئی صدمہ نہیں پہونچتا پس ارسطو کی منطق کی رو سے ثابت ہوا کہ مسٹر جناح ہندوستان میں پیدا نہیں ہوئے اور اسی لئے وہ ہندوستان سے علیحدہ رہنا چاہتے ہیں مگر پنڈت نہرو کو اصرار ہے کہ مسٹر جناح ہندوستان ہی میں رہیں۔ ہم یہ کب ہی رہے تھے کہ ریڈیو سے آواز آئی کہ۔

"جانے نہ دوں گی اپنے پیا کو"

نائب صدر بلدیہ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک ناکام ہی۔ (ایک خبر)

ایک تماشہ تو ختم ہوا۔ اب دوسرا کب شروع ہوگا؟ بات دراصل یہ ہے کہ جنگ کی وجہ سے جو دہشت اور سراسیمگی پیدا ہو گئی تھی اس کو رفع کرنے کے لئے ضروری تھا کہ باشندگان شہر کی توجہ کسی اور طرف پھیری جائے۔ چنانچہ بیدران شہر نے کافی غور و خوض کے بعد مجلس بلدیہ کو ایک بازیچۂ اطفال بنا لیا۔ ہر اجلاس میں ایک تماشہ ہوتا ہے۔ لوگ ہنگامہ پرور اور سنسنی خیز روداد میں اخباروں میں پڑھتے ہیں اور لطف اندوز ہوتے ہیں۔ نہ وہ پہلی سی پریشانی ہے اور نہ دہشت۔ کیا اب بھی بیدران شہر ہمارے شکریہ کے مستحق نہیں؟ رہی شہری دفاع کی تحریک وہ تو ایک قصہ پارینہ ہے۔

"ہم حکومت سرکار عالی سے جس کی غریب نوازی مشہور ہے امید کرتے ہیں کہ وہ ملازمین مدارس امدادی کے لئے گرانی الاونس کے مسئلہ پر ضرور غور فرمائے گی۔" (مشیر دکن)

حکومت کی غریب نوازی اس کی نیک نامی میں اضافہ کا باعث نہیں ہوئی۔ اب حکومت کو چاہئے کہ امیر نوازی کی پالیسی پر عمل کرے۔ نیک نامی حاصل کرنے کا یہی ایک موثر طریقہ ہے۔

مسٹر راج گوپال چاری نے کہا کہ مسلم لیگ کو اس کے موجودہ موقف سے اور عام مسلمانوں پر سے اس کے اثر و اقتدار کو ہٹانا دشوار ہے۔ (پنڈت نہرو ــــــ نہیں) راج گوپال چاری نے پنڈت نہرو کی مداخلت کا جواب دیتے ہوئے انہیں نتائج پیش کرنے کے لئے چیلنج دیا اور کہا کہ پنڈت نہرو کو چاہئے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل پیش کریں اور پھر وہ ان کے آگے گھٹنے ٹیک دیں گے۔ (اسوشی ایٹڈ پریس)

پنڈت نہرو کے لئے فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل پیش کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ حکومت "قائم" کر کے پنڈت جی کو ڈکٹیٹر بنا دیجئے اور فوج پولیس ان کے سپرد کر دیجئے اس کے بعد فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل پیش ہو جائے گا۔

کیا مجھے اگر یہ مسئلہ ہی باقی رہے تو ہمارا ذمہ۔

نہ رہے بانس نہ بجے بانسری

اور ایک اچھی بات کیا مسٹر جناح، کامریڈ ایم۔ این۔ رائے، مسٹر زیبان، ڈاکٹر کھارے، ڈاکٹر امبیڈکر، سرکاوس جی جہانگیر جی سب ہی گھٹنے ٹیک دیں گے۔ راجہ جی وزیر اعظم رہ چکنے کے باوجود اتنی سی بات سمجھ نہ سکے۔ کیا انہیں اس کہاوت کا علم نہیں کہ ناچ کے آگے گھوڑی بھی ناچتی ہے۔

مجلس بلدیہ میں نائب صدر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پر تقریر کرتے ہوئے ایک معزز رکن نے فرمایا کہ۔

"بصورت موجودہ حکومت یا ناظم بلدیہ یا نامزد
ارکان سے کوئی شکایت نہیں اور نہ انہیں
مسٹر موسوی سے کوئی شخصی مخالفت ہے۔
تحریک دراصل نائب میر مجلس کے طرز عمل کے
خلاف ایک دستوری احتجاج ہے۔"

دستوریت کی حمایت اور دستوری اصلاحات کی مخالفت؟ کیا بوالعجبی ہے! قیادت کی تمنا میں آدمی کیا کیا بہروپ بدلتا ہے۔ شاید اقبال نے ایسے ہی امیدواران قیادت کے لئے کہا تھا

ہمیشہ مور و مگس پر نگاہ ہے ان کی
جہاں میں ہے صفت عنکبوت ان کی کمند

میں اپنے آپ پر جس قدر فخر و ناز کروں کم ہے کہ مجھے …… مجلس استقبالیہ کی صدارت کا فرض سپرد کیا گیا۔ (نواب ماندور خان)

ہماری رائے میں تو سارے ملک کو آپ پر فخر و ناز کرنا چاہئے کہ دے۔ آر۔ پی کی مصروفیات کے باوجود مجلس استقبالیہ کی صدارت قبول فرما کر آپ نے نوجوانان ملک کے لئے ایک مثال قائم کر دی۔

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

مسٹر اشا تورو گرپس کا مشن بے شک تاریخ کا بہت بڑا واقعہ ہے ممکن ہے کہ سراشافورو گرپس کی مہم کو برطانوی مدبرین ناکام کہیں لیکن ہندوستان کے نقطہ نظر سے گرپس کی مہم کی ناکامی بھی تاریخ کا ایک بہت بڑا واقعہ ہے (ریاست)

راج گوپال چاری کی قرارداد اور اس کا استرداد بھی تاریخ کا ایک بڑا واقعہ ہے۔ اجتماع آباد میں بیٹھ کر کانگریس کا پروپگنڈہ کرنا تاریخ کا سب سے بڑا واقعہ ہے۔ غرض ان بڑے بڑے واقعات سے تاریخ ضرور بن رہی ہے مگر اس کی خبر نہیں کہ قوم بن رہی ہے یا بگڑ رہی ہے۔

ایک مسلم سیاسیات نے یہیں تحریر کیا ہے کہ۔۔

"مسٹر کاشی ناتھ راؤ دیدیہ نے کشمیر مسلم کی رکن کی حیثیت سے آئینی مشاورتی کمیٹیوں کے قیام کی تائید کی مگر اب جاگیرداروں کانفرنس کے صدر کی حیثیت سے ان کمیٹیوں کو مفاد ملک کے خلاف قرار دے رہے ہیں۔ اس دو رنگی کی کیا آپ کوئی توجیہ کر سکتے ہیں؟"

اس امر کو تو ہم بھی نہ سمجھ سکے۔ اسی لئے تو ہم نے یکبارگی کہا تھا کہ۔

(روزنامہ سلطنت نوبش لیڈروں واضح)

مگر ہمیں معلوم ہوا ہے کہ خود مسٹر ویدیہ اپنی روش کی اس دو رنگی کو سمجھنے سے قاصر ہیں اور اس امید میں اب وار دعا تشریف لے گئے ہیں کہ شاید ساحر دار اور ہی کی باطنی روشنی اس امر کو حل کر دے۔ انتظار کیجئے۔

راجہ جی کی قرارداد کو مسترد کرنا آسان تھا لیکن اس مسئلہ کو حل کرنا آسان نہیں …… یہ وقت کانگریس کی زندگی کا ہے۔ اس سے قطع نظر کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی اکثریت کی نمائندگی کرتی ہے یا نہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمان اپنے مستقبل کی نسبت سے متردد ہیں۔ کانگریس کو چاہئے کہ پاکستان کے بجائے کوئی ایسی ٹھوس تبادل اسکیم پیش کرے جو مسلمانوں کے لئے قابل قبول ہو اور ان کے شبہات اور اندیشوں کو رفع کرے یا دوسرے الفاظ میں راج گوپال چاری کے چیلنج کو قبول کر کے فرقہ داری مسئلہ کا حل پیش کرے اس کے سوا کوئی اور راستہ نہیں بجز اس کے کہ مسلم لیگ سے سمجھوتہ کیا جائے۔ (بمبئی کرانیکل)

کیا اراد ہے "مسامرعیت" کی؟

پبلک کارکنون کے مشاغل

ہندو پرچار منڈل کے زیر اہتمام ۱۰ مئی کو حیدرآباد میں یوم مخالف پاکستان منایا جائیگا۔ آریہ سماج آندھرا مہاسبھا کانفرنس مہاراشٹرا کانفرنس اور کرناٹک کانفرنس بھی تعاون عمل کر رہی ہیں۔

سیٹھ گنگشی لال گیرزدال جاجال انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کیلئے الہ آباد گئے تھے بمدہ واپس آگئے۔

چوڑھنی میں مہاراشٹرا کانفرنس پست اقوام کا جلسہ ۸ مئی کے دوسرے ہفتہ میں بصدارت مسٹر رام شام سندر بی اے منعقد ہوگا۔ مجلس استقبالیہ کے صدر مسٹر ایس بی اردا ونکے منتخب ہوئے ہیں۔

آریہ سماج رائچور و جیچولی کے سالانہ جلسے ۲۰ و ۲۵ اپریل کو منعقد ہوئے جن میں پنڈت ونائک راو و پنڈت گپت شاستری پنڈت منشی لال اور مسٹر نرہندر شریک تھے۔

کباڑی پرچار سنگھ کی جانب سے سوامی رامانند تیرتھ نے لاتور کا دورہ کیا اور یہاں ایک شاخ قائم کی۔ ودیا مندر پاٹ شالہ کے معائنہ کے بعد آریہ پرتی ندہی سبھا کے میدان میں ایک تقریر کی۔ جلسہ کی صدارت کرشنا جی راؤ نے کی۔

پنڈت ونائک راؤ رائچور کے دورے کے بعد واپس آگئے

سنہ ورہیم پورک سنگھ کے زیر اہتمام مکھ تیرتھ سے مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ ورزش جسمانی کی بھی تعلیم دی جائے گی۔ اس کے سکریٹری مسٹر جگلکر ہیں اور دفتر سند ہیون کوٹی گوڑہ میں واقع ہے۔

حیدرآباد ہندو پرچار سبھا کے امتحانات ۱۰ مئی سے شروع ہو رہے ہیں

ضلع کانفرنس کے مسئلہ پر ہندو پرچار منڈل مہاراشٹرا کانفرنس اور کرناٹک کانفرنس کی مجالس عاملہ کے جلسے عنقریب منعقد ہونگے

آندھرا کانفرنس کا نواں سالانہ جلسہ زیر صدارت مسٹر ریڈی مجلس استقبالیہ کے صدر منتخب ہوئے

مسٹر رام کشن وہرت منتری کباڑی پرچار سنگھ پرتوار کا دورہ کر رہے ہیں۔

مسٹر ہری محمد راؤ بمقام چار تھانہ ہنومان اکھاڑہ کے سالانہ جلسہ کی صدارت کرینگے۔

آندھرا کانفرنس کی مجلس عاملہ نے اپنے ۱۹ جورداد کے اجلاس میں یہ طے کیا ہے کہ یہ ضلع کانفرنسیں مفاد ملک کے خلاف ہیں اور پبلک کو ان کانفرنسوں سے کوئی تعلق نہ رکھنا چاہئے۔

نواب بہادر یار جنگ بہادر، مجلس اتحاد المسلمین کے دیگر ارکان عاملہ و وزرا کے ساتھ ہی شریک رہیں گے۔

۱۸ تیر کو مجلس اتحاد المسلمین کا اجلاس شوری منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں شہری دفاع کی تمام بیرونی ضلع واری کانفرنسوں وغیرہ کی نسبت غور کیا جائیگا۔

مجلس اتحاد المسلمین محبوب نگر کا سالانہ جلسہ مولوی ابو الوفا مٹھا صاحب وکیل کی صدارت میں بتاریخ ۲۰ تیر قرارداد منعقد ہوا۔

حکومت سے استدعا کی جاتی ہے کہ وہ ایرانیوں کو ریاست سے باہر نکال دے تاکہ رعایا کا مفاد محفوظ رہے۔

اس موضوع پر تبصرہ کرتے ہوئے "گولکنڈہ پتریکا" لکھتا ہے کہ گذشتہ سال پنچا جمادی میں ایرانیوں کے ان مظالم کی اطلاعیں شائع ہوئی تھیں جو اضلاع محبوب نگر، محبوب نگر اور اطراف بلدہ سے وصول ہوئی تھیں۔ ہمارا خیال تھا کہ حکومت نے ان ایرانیوں کو حدود باہر کر دیا ہے لیکن ہمیں ضلع ورنگل سے ان کے مظالم کی اطلاع ملی رہی ہے وصول ہو رہی ہیں۔ حیرت ہے کہ ان کے خلاف کوئی چارہ کار اختیار نہیں کیا گیا۔ دیہاتیوں کو پولیس کی موجودگی میں مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر پولیس نے سکوت اختیار کیا ہے تو سب سے پہلے خاطی پولیس کو برطرف کر کے ان کے متعلق تحقیقات کرنا اور ان کو سزا دینی چاہئے۔

کیا ہمیں ملک کے باشندون کی بزدلی کی نسبت کچھ کہنے کی ضرورت ہے۔ وہ کون سا شہر نہیں ہے جو شخص دیہی حدود اس کو خوش کرنے کی کوشش کرے؟ وہ کون قانون ان کی اجازت دیتا ہے معلوم نہیں ملک کے باشندے اپنی بزدلی کو کب ترک کریں گے۔

حیدرآباد میں ایرانیون کے خلاف مہم

"گولکنڈہ پتریکا" میں ان ایرانیون کے خلاف جو حیدرآباد میں مقیم ہیں ایک مہم شروع کر رکھی ہے۔ چنانچہ ایک مراسلہ نگار ۱۹ اپریل کی اشاعت میں تحریر کیا جا چکا ہے۔

ورنگل میں جگہ جگہ اور دیہاتوں میں دوسرے سلسلہ کے ساتھ آندھرا کانفرنس کے چندہ کے دورہ کر رہے تھے تو دیہاتیوں نے ہم سے یہ شکایت کی کہ ایرانی ان کے دیہاتوں میں آ کر جبراً ان سے رقوم وصول کرتے ہیں۔ ان ایرانیون سے گھبرا کر عہدہ داران بھی باشندگان دیہات سے روپیہ وصول کر کے ان ایرانیون کو دے کر رخصت کرتے ہیں۔ ایک موضع میں ایک ایرانی ایک گاؤں کے پچھڑے کو کاٹ کر کھا گئے۔ ایک دوسرے موضع میں انہوں نے ایک شخص کی نعش تباہ کر دی۔ اس موضع کے دیکھنے ہم سے بھی کہا ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ بعض دیہاتوں میں پولیس بھی ان کے ساتھ شریک تھی۔ یہ کہاں تک صحیح ہے ہمیں نہیں معلوم۔ اگر حکومت اس معاملہ میں توجہ کرے تو دیہاتیوں کو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑیگا۔ ان کا یہ دوسرا مرتبہ ہے جو ایرانی نے اس طرح اذیت دی ہے حکومت

ہوائی حملے کے وقت جان اور مال کی تباہی کو کیونکر کم کیا جا سکتا ہے

تقریر جو نشرگاہ حیدرآباد سے نشر کی گئی ہے

(قسط چہارم)

یورپ کے مختلف شہروں میں ہوائی حملے کے جو تجربے ہوئے ان سے ہمیں سبق لینا چاہیے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ جہاں شہریوں نے ہوائی حملوں کے اثر کو گھٹانے کی تعلیم حاصل کرنے میں کوتاہی کی وہاں نقصان زیادہ ہوا۔ معقول تعلیم کی کمی کی وجہ سے لوگوں میں گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ اور ہوائی حملے کے دوران میں اسی گھبراہٹ کی وجہ سے اور گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ مگر ایک مرتبہ ہوائی حملے سے بچنے کی احتیاطی تدبیریں جانتے اور اس غرض سے سارے ملک میں احتیاطی ادارے بنانے کے بعد نقصان بہت کم ہو گیا یہاں تک کہ احتیاطی تدبیریں اختیار کرنا اتنا ہی آسان ہو گیا جتنا معمولی مشین کا چلانا۔

ہوائی حملوں سے مقابلہ کے دوران میں بعض دلچسپ حقیقتیں ظاہر ہوئیں۔ اس کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایک لاکھ میں صرف ایک آدمی کو بم براہ راست لگا۔ سڑکوں پر کھڑے ہونے یا پیدل جانے والے غیر محفوظ راستہ چلنے والوں میں سے ترتیب وار پچاس اور پچیس فیصد زخمی ہوئے بہ نسبت گھروں، دروازوں یا کچی چھتوں کے نیچے پناہ لینے والوں میں سے سو فیصد زخمی ہوئے۔ اور ان لوگوں میں سے جو گھروں کے اندر یا ان جگہوں پر جہاں سراسر بازو کو چھپنے کا انتظام کیا گیا ہے پناہ لیتے ہیں صرف چھ فیصد کو چوٹ آئی۔ منظورہ ہوائی پناہ گاہوں میں زخمیوں کی تعداد تین فیصد سے نہیں بڑھی۔

اس بیماری کی کامیابی سے مقابلہ کرنے کے لئے جس کے بارے میں خیال تھا کہ وہ روکی نہیں جا سکتی ان لوگوں نے جو طریقے اختیار کئے ہیں وہ بہت اچھے ہیں۔ ایسا طریقہ کار جس سے نقصان کا فیصد پچاس سے گھٹ کے تین رہ جائے ہمارے لئے ہرگز بے سود نہیں ہو سکتا۔

ابھی جس ادارے کا ذکر کیا گیا وہ شہری بچاؤ کا ادارہ ہے اس کا مقصد ہوائی حملوں سے بچانے کے سلسلے میں لیکچر اور یاد کرنا ہے۔ جو شہری کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ وہ اس ادارے کی نوعیت جانے اور اس کی بھلائی کی چھوٹی سی چھوٹی ہدایت پر عمل کرے۔ سب سے زیادہ کام ہے جو شہری خود ہی کر سکتے ہیں اور کوئی دوسرا اس میں ان کو مدد نہیں دے سکتا۔ اور وہ ہے ہوائی حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی قوت ارادی کو ترقی دینا۔ اس کے ذریعہ آپ اپنے گھر والوں اور اپنی قوم کی مدد کر سکتے ہیں۔ ہوائی حملوں کا مقابلہ کرنے کا فن اگر ایک بار سیکھ لیا جائے تو حقیقت دن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ ہر ایک ہوائی حملے اتنے خطرناک اور تباہ کرنے والے نہیں ہوتے جتنے کہ ہمارا خیال تھا۔ اور جان کی تباہیوں سے بچنا بھی کافی آسان ہو جائے گا۔ ہم کو چاہیے کہ مقابلہ کرنے کے فن کو ایک اٹل قوت ارادی کے ساتھ سیکھیں اور شہری مدافعت کے ادارے کے ساتھ عملی طور پر تعاون کریں۔

شہروں پر بم پھینکنے والے ہوائی جہازوں کی اطلاع ان کے قریب آنے سے چند منٹ پہلے ہی ہو جاتی ہے اور شہریوں کی آگاہی کے لئے ہر تین سیکنڈ کے وقفے سے مل کر سیٹیاں بجائی جاتی ہیں۔ اس کے بعد ہر علاقے میں پولیس اور وارڈنوں کی سیٹیاں بجنے لگتی ہیں۔ ہوائی حملے کے اختتام پر ایک خاص قسم کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس اعلان کی نوعیت ہر ملک کے خاص حالات کے تحت بدلتی رہتی ہے۔ حیدرآباد میں تنبیہوں اعلانوں کے طریقے کے بارے میں تجربے ہو رہے ہیں اور جلد ہی لوگوں کو ان کی اطلاع کر دیا جائے گا جس طریقہ کی تشریح بیان کی جا رہی ہے وہ یورپ کے شہروں میں مرتب کئے گئے تھے۔

ہوائی سگنل کے وارڈن (نگران) عموماً اسی شہر میں رہنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ جو اپنے ہمسایوں کو مشورہ اور مشورہ دیتے ہیں اور پبلک و سرکاری افسروں کے درمیان اتحاد کا رشتہ قائم کرتے ہیں۔ ان کی خدمتیں منظم اور ان کی چوکیاں بڑی تعداد میں شہر میں بکھری ہوئی ہوتی ہیں۔ وارڈنوں کو اہم فرائض انجام دینے پڑتے ہیں مثلاً ہوائی حملے کے نقصان کا اندازہ لگانا اور ہوائی حملہ کی مختصر و صحیح رپورٹ دینا ان سرکاری اداروں کی رہبری اور مدد کرنا جو ہوائی حملے سے بچانے کے کام میں مصروف ہوں اور عام پبلک کی رہبری اور امداد کرنا۔ ان کی خدمات کے بعض پہلو تکنیکی ہوتے ہیں جن کی انہیں بڑی حد تک مدد کرنی ہوتی ہے۔ ہر شخص کے لئے اپنے ہمسایہ وارڈنوں کے نام اور پتے اور ان کے دفتر کی جگہ کو جاننا بہت اہم ہوتا ہے۔ کیونکہ ہوائی حملے سے نقصان پہنچنے کے بعد ممکن ہے کہ کسی وارڈن سے جانی نقصان کی فوری اطلاع دینا ضروری ہو جائے۔

آگ بجھانے والی امدادی سروس اس غرض سے قائم کی جاتی ہے کہ فائر بریگیڈ کی مدد کی جائے کیونکہ آتش لگنے والے بموں کی وجہ سے کسی چھوٹے رقبہ میں متعدد مقاموں پر آگ لگ جائے تو صرف فائر بریگیڈ کی مدد سے ان کا بجھانا ممکن نہیں ہوتا۔

پہلی طبی امداد کی جماعتیں عموماً ہر چار آدمیوں کی ہوتی ہیں جن میں ایک ڈرائیور بھی ہوتا ہے یہ لوگ موٹر میں سفر کرتے ہیں اور ان کے ساتھ زخمیوں کو اٹھانے والی گاڑیاں بھی ہوتی ہیں جن میں طبی امداد کا سامان رہتا ہے یہ لوگ ہر مقام پر زخمیوں کی فوراً دیکھ بھال کرتے ہیں۔

فرسٹ ایڈ کی چوکیاں عام طور سے ان عمارتوں میں قائم کی جاتی ہیں جن میں زخمیوں کو طبی امداد پہنچانے کی سہولتیں موجود ہوتی ہیں۔ ان کی مدد کے لئے متحرک جماعتیں بنائی جاتی ہیں جو ایسی گاڑیوں پر مشتمل ہوتی ہیں جن میں متحرک طبی سامان اور دواخانہ موجود ہوتا ہے۔ ان لوگوں کو ان مقاموں پر بھیجا جاتا ہے جہاں ہوائی حملوں کی وجہ سے نقصان ہوتا ہے۔ وہاں ہنگامی طور پر طبی امداد کی چوکیاں قائم ہو سکتی ہیں۔ طبی امداد کی چوکیوں کے مقاموں سے ہر آدمی کو واقف ہونا چاہیے جو اس علاقے میں رہتا ہو کیونکہ ممکن ہے کہ وقت پڑنے پر خفیف مجروح اشخاص کو پیدل جانا پڑے۔ یا کسی زخمی شخص کو پہلی طبی امداد حاصل کرنے کی غرض سے کسی ہمسایہ کو بھیجنا پڑے۔ پناہ دینے والی جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ ان لوگوں کو جو کسی پناہ گاہوں یا عمارت میں گھرے ہوں چھٹکارا دلائیں اس کام کے لئے تجربے اور احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر ملبوں کو لاپرواہی سے ہٹایا گیا تو ممکن ہے کہ عمارت کے دوسرے حصے بھی گر جائیں۔ جس سے پناہ دینے والے دونوں دب جائیں۔ ان جماعتوں کا یہ بھی کام ہے کہ ان عمارتوں کو جن کے بعض حصے گر پڑے ہیں پورے طور سے گرا دیں یا پھر ان عمارتوں کے سامنے جو حصے باقی ہیں ان کو سہارا دیں۔ چونکہ اس کا امکان پایا جاتا ہے کہ ملبے میں دبے ہوئے لوگوں میں سے بہت سارے زخمی ہوں اس لئے پناہ دینے والی جماعت کے کم سے کم چار آدمیوں کو پہلی طبی امداد پہنچانے کی تعلیم دی جاتی ہے اور ان کے پاس طبی سامان موجود رہتا ہے۔ ضرورت کے وقت متعدد شہریوں کی امداد بھی حاصل کی جاتی ہے۔ ہوائی حملے کے بعد ٹوٹے پھوٹے عمارتیں ڈھانے گڑھوں کو ملبوں سے صاف کرنے تاروں کو باندھنے اور ٹوٹے ہوئے پانی بجلی اور گیاس اور گٹر کے نالوں کی ضرورت بھی پڑتی ہے یہ کام خطرے کو دور کرنے کی غرض سے یا ضروری کاموں کو دوبارہ شروع کرنے کی غرض سے فوری شروع کر سکتے ہیں۔ اس قسم کے کام وہ جماعتیں کرتی ہیں جن کا تعلق رفاہ عامہ کے محکموں اور دوسرے سرکاری اداروں یا ٹھیکہ داروں سے ہوتا ہے۔ یہ جماعتیں کام کی نوعیت پر منحصر ہیں۔ ملبوں کو صاف کرنے یا عمارت کو گرانے کے لئے ان شہریوں کی مدد بھی حاصل کی جا سکتی ہے جو اس کے لئے تیار ہوں۔

قیمتی چیزوں کو تباہی کے کام سے سڑکوں کو صاف کرنے والوں سے متعلق ہوتا ہے زہریلی گیس کے ہٹانے یا اس کے اثر کو ختم کرنے کا کام بھی اسی جماعت کے سپرد ہوتا ہے جو تباہی کا کام کرتی ہے۔ بقیہ حصہ صفحہ (۱۱) پر

تاریخ دکن کی اہمیت

تقریر :- پروفیسر محمد ابراہیم صاحب

جو نشرگاہ اورنگ آباد سے نشر کی گئی

یہ امر محتاج ثبوت نہیں کہ تاریخ دنیا بادشاہوں کی تعمیر، فاتحوں، بنادروں کے سیلاب، خاندانوں اور قوموں کی باہمی آویزش کی افسانہ نگاری پر مشتمل نہیں بلکہ انسانی اجتماعی قوت کا ایک دیدہ زیب مرقع ہے۔ جس میں ہر قوم و ملک کی کاوش کے آثار اس کی بساط کے موافق قابل قدر ہیں۔ اگر ہم دیانت سے بنی نوع انسان کی مشترکہ کوشش کا ایک خاکہ تیار کریں تو اس میں تاریخ دکن کے لئے ایک الگ باب درکار ہوگا۔ ہم یہ خوب جانتے ہیں کہ انسانی تمدن کی تشکیل میں دنیا کی مختلف قوموں نے اپنا اپنا خراج ادا کیا ہے۔ چین نے کاغذ تیار کیا۔ ہند نے علم نجوم، علم طب، کروکی اور سنگ تراشی میں کمال حاصل کیا۔ فینیشین نے معلومات انسانی کو مدون کرنے کے لئے حروف ہجی مرتب کئے۔ ناگے نے شیشہ بنایا۔ قرن قبر میں مصریوں نے اور اشوریوں نے حیرت انگیز مناظر دنیا کے سامنے پیش کئے۔ یونان نے منطق، فلسفہ، طبیعیات و کیمیا کی معلومات کو منظم کیا اور سیاسیات میں دنیا کے لئے پیش بہا نظریات کا ذخیرہ چھوڑا۔ رومیوں نے سلطنت سامراج کے قیام کی مثال پیش کی۔ عربوں نے اندلس میں تمدن کے جملہ شعبہ جات کو پروان چڑھایا۔ الغرض ہر قوم نے اپنی حیثیت کے موافق اپنا حق ادا کیا۔ دکن بھی اس فرض منصبی کے ادا کرنے میں فرو گذاشت نہیں رہا ہے۔ جس کے شہری تاریخ سوسائٹی کے لئے ایک بیش قیمت منافت کا سامان رکھتے ہیں۔ اگر ہم ہندوستانی تمدن کی تشکیل کی کڑیاں تلاش کریں تو ہمیں اس کی ابتدا دکن میں نظر آتی ہے۔ کسی ملک کے تمدن کی تعمیر میں کئی عاملین کو دخل ہوتا ہے جن میں آب و ہوا، جغرافی حدود خاص ہیں۔ زمین کی تحلیل حیثیت سے الغرض ہر اعتبار سے پائین دکن کو مجموعی حیثیت سے ہندوستان میں تمدن کا گہوارہ ہے۔ رومی تاریخوں میں دکن کی تہذیب کا تذکرہ ہے اور روم سے تجارتی تعلقات کے ثبوت تو دکن میں موجود ہیں۔ دکنی تاریخ جس کے آثار ملا میں، ہند میں بھی کر جا کر ترقی پسند ہیں کی شے ہیں۔ دکنی تہذیب کا ایک دور بیلی وغیرہ کی تعمیر میں وہ رہا کے بچوں سے لیکر قطب شاہی گولکنڈہ اور بیدر وغیرہ تک ارتقا کا ایک حسین تسلسل ہے۔ انسٹ ہوتا ہے۔ عمارت کے اعتبار سے وسیع ہیں۔ مصالحہ عرب سرخی دکنی ہے۔ وہ چنی وغیرہ کی آمدورفت کا انتظام حتی کہ ہر سیمین وغیرہ کی ضروریات کے لحاظ سے بہترین اسلوب کی حامل ہے۔ ہمیں اس بیان کے تسلیم کرنے سے ہرگز اختلاف نہیں کہ یورپ کی برطرف اندلس کے عربوں ہی کا حصہ ہے جن کو سراغ اکمال نظر آ رہا ہے۔

یہ بات دنیا ہے کہ کہاں کا وجود خواہ وہ محل اِستی ہی کی شکل میں کیوں نہ ہو قدیم دکن کی عمارتوں میں نظر آتا ہے ستون۔ تزئین تعمیر میں دکنی محل بنا ہوا ہے اور اس میں فاصلہ کے تناسب۔ بلندی اور ستون کی اونچی آرائش سے ایک ایسا سامان پیدا ہوتا ہے کہ اہل نظر سے بارہا تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ سیاحوں نے بیرخ کر کے ہی کی تعمیر کو شہر بنا دیا ہے۔ اس میں اس امر کی تشریح کی گئی ہے کہ شہر مختلف ضروریات زندگی کی نظر سے بنایا گیا ہے۔ جوہری بازار سے لیکر سبزی منڈی تک ہر شعبہ احتیاج شہر ہے۔ مجھے بیجاپور بیدر اور گولکنڈہ کے بنی ہی محلات بیدار بہ ترتیب۔ اور عامہ کی عمارتیں سب دکنی محل کی اہمیت کی عبرت دار ہیں۔ گر وکی اور سنگ تراشی دکنی خیال کی رو دنیا ہے۔ جو شوقین مناظر کے لئے مثال خواب ہے اور اہرام آثار قدیمہ کے علم کا ایک انتہا و ساگر کیلاس ایلورا بمبئی تمدن ان آثار کی کا وہ دلفریب کا رنامہ ہے جس پر صرف دکن کو بلکہ دکن کے وسیلے سے بنی نوع انسان کو فخر حاصل ہے۔ جنا توں کی کاٹ تراش اور اس کے تناسب انسانی صفات اشارہ کا کی بہترین مثال ہے۔ سا ئین اور سیاحوں کی تصویروں موریوں کی زبانی تقریباً سنائی دیتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ لیک اور دیا س کی روح ان میں حلول کر گئی ہے۔ ایجنٹ کی مثال تلاش کرنا ایک تمدنی جرم کے مترادف ہوگا۔ داستان گوئی دکن ہی کے زرخیز تخیل کا حصہ ہے۔ رنگوں کے تقابل و مصور کے جذبہ خیز قوم عظم مہاتمیہ بن تر حوض غار میں پر کاک کا منظر پیش کرتا ہے ماں اور بچے کی تصویر جس کو قدم بھیک مانگنے آتا ہے انکی محسوسات کا ایک مجسمہ ہے۔ تمدن کے دوسرے شعبوں پر نظر ڈالیے تو ہر جگہ دکنی تفکر کی نمایاں شان اور تکنیک تحقیق وانکشاف ہیں۔ ذرا دکنی آبپاشی پر نظر ڈالئے جو تالاب جنوبی ہندوستان میں آبپاشی کے لئے تعمیر کئے گئے وہ ہندوستان کے دوسرے حصوں میں غائب ہیں اور فن آبرسانی تو خالص دکنیوں کا حصہ ہے کہ انہوں نے زیر زمین نہریں بہا دیں۔ ان تمام نہروں کا ذکر جس سے ایک نیسی خبر جارہے ہیں ہم اپنی پیاس بجھاتے ہیں تفصیل دکنی تاریخوں میں محفوظ ہے۔ جو لاکا ہو راج راج پور گنگا کی کنڈ تاریخ کے دامن آسودہ خواب ہے۔ ذرا اس دکنی طریقہ آبرسانی کا تجزیہ کیجئے کیا ادا ہے۔ کیا اس کا انکشاف ہے کہ کس کے نقاط نظر سے پانی پہاڑیوں کے دامن سے جو کئی سنگ سو برس سے اپنی قدرتی دولت سے انسانی ضروریات کی تکمیل کر رہا ہے زراعت دراعنائی کی جانب نگاہ دوڑائیے تو دکن ایک جانب دو ہزار سال پہلے روئی معاملات اور خوشبو خوشبو تہ روانہ کرتا ہے تو دوسری طرف ہندوستان کے بقیہ حصوں کو آج کسی نسخت سے مالا مال کرتا ہے۔

علمی نقطہ نگاہ سے اگر ہم دکنی تاریخ کی ورق گردانی کریں تو مدرکی جامعہ سے لیکر محمود گاواں کے مدرسہ تک انسانی تحقیقات کا بیش بہا خزانہ محفوظ دکھائی پڑ رہا ہے۔ بیدر دکنی دماغ کی تراش ہے کہ اس نے ہوشربا نکتہ چین جیسا خزانہ دنیا کے لئے چھوڑ سے پہلے ایک پیرے کی

دریافت سے لیکر شہر کے کوہ نور کی دریافت تک کئی مرحلے ہیں۔ جن سے دکنی ہی شاہکار ہوتے ہیں دنیا بہت قیاس ہے کہ ایک دن پیروں کے پیچھے بھی اس دکن میں بیٹھے اور دکن شاہراہ سیاست میں ہندوستان کی رہنمائی کریگا۔

سب سے بالاتر تاریخ دکن مختلف مذاہب و صنائع اور ساتھ قرون کا وہ بادقار امتزاج ہے جو بقیہ ہندوستان کے لئے سرمایہ سبق ہے۔ اس سرزمین میں بڑے بڑے اولیاء کرام مدفون ہیں جنہوں نے انسان کا رشتہ خدا سے براہ راست جوڑا۔ اسی سرزمین میں دکنی گزرے ہیں جنہوں نے دکنی رواداری کا سبق سکھایا۔ اور یہی دکن ہے جو آئندہ بھی تمام مختلف مذاہب کے مختلف شعبہ جات تمدن کا مرکز ہوگا۔

ہٹلر اور قفقاز کا تیل

واشنگٹن ۱۰ ستمبر۔ یہاں کے فوجی حلقوں میں یہ خیال ترقی کرتا جارہا ہے کہ مشرق میں ہٹلر کی آئندہ جارحانہ مہم قفقاز کے تیل کے چشموں تک پہونچنے اور خلیج فارس کے تجارتی بیڑے کے رسدی راستے کو منقطع کرنے کی کوشش تک محدود رہے گی۔

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس میں کامیاب ہو جائے تو وہ جرمنی کو تیل لے جانے کی بجائے وہیں تیل صاف کرنے کے کارخانے قائم کرے گا۔ تمام موصولہ اطلاعات کے بموجب یہ معلوم ہوا ہے کہ یہاں سے جرمنی کو تیل لے جانا جرمن ریلوں کے لئے بہت دشوار ہوگا۔

اسی طرح قفقاز ہی میں نازیوں کی مشرقی ڈویژن کو شکل میں مقیاد کرنے کے لئے تیل مہیا کیا جائے گا۔ ان ہی حلقوں میں برطانیہ پر ایک سرفروشانہ حملہ ہونے کی بھی پیش قیاسی کی جارہی ہے۔

اس سلسلہ میں یہاں کے فوجی حلقوں میں بیرپ میں امیرالبحر ڈارلان کے فوجی تحکم کی موجودگی سے انتشار پھیلا ہوا ہے۔

یہ بالکل ظاہر ہے کہ برلن سے ملنے کے اشارات جواب معلوم ہوا ہے کہ غیر ذمہ دارانہ وسائل سے واشنگٹن میں بھیجے گئے ہیں۔ وہ محض جرمنی کے اشارات ہیں۔ گمان کیا جاتا ہے کہ ان کا مقصد ریاست ہائے متحدہ کی سامعی جنگ کی رفتار کو سست کرنا ہے۔

وائٹ ہوز سے ان تحریکوں کا ایک غیر مبہم جواب دیا گیا ہے۔

حیدرآباد کے دستی پارچہ بافوں کی امداد

چار لاکھ کی اسکیم منظور ہوگئی

موجودہ جنگ کے باعث مملکت حیدرآباد کے دستی پارچہ بافوں کو سوت حاصل کرنے میں بڑی دقت پیش آرہی ہے کیونکہ ایک طرف تو کپڑے کی گرنیوں میں سوت کی کھپت پہلے سے زیادہ ہونے لگی اور دوسرے طرف سے سوت کی جو مقدار درآمد ہوتی تھی وہ بہت کچھ گھٹ گئی جس سے سوت کی قیمت میں قابل لحاظ اضافہ ہوگیا ہے ان حالات نے دستی پارچہ بافوں کے روزگار پر سخت ضرب لگائی ہے لہٰذا ان کی پریشانیوں کو رفع کرنے کے لئے حکومت سرکارعالی کے محکمۂ تجارت و صنعت و حرفت نے دوہرے پروگرام پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک تو یہ کہ حیدرآباد فیکٹری ایکٹ کے تحت پارچہ بافی کی گرنیاں روزانہ جتنے گھنٹے کام کرسکتی ہیں اس سے زیادہ وقت تک انہیں کام کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ سوت اور پارچہ زیادہ مقدار میں تیار کرسکیں اور سستے نرخوں پر دستی پارچہ بافوں کو سوت فراہم کرنے کا انتظام ہوجائے۔ پروگرام کے پہلے جزو کی حد تک ایک حالیہ اعلان کے مطابق مناسب کارروائی کی جاچکی ہے۔ اعلیٰحضرت بندگانعالی نے بھی ابھی ایک اسکیم کو شرف منظوری بخشا ہے جس کے غیر متوالی اخراجات تخمیناً ۴ لاکھ روپیہ اور متوالی اخراجات سالانہ (۱۳۰۰۰) روپیہ ہوں گے۔ اس اسکیم کے تحت دستی پارچہ بافوں کو سستا سوت فراہم کیا جائے گا تاکہ وہ معیاری نمونے کے معیاری کپڑا اور محکمہ رسد کی فرمائش کا کپڑا تیار کرسکیں۔ اس ریاست کی گرنیوں نے حکومت کو ۵ فیصد سوت دینے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ حکومت ہند کے محکمہ رسد کی جانب سے فوجی ضروریات کے لئے جس دام پر کپڑا خریدا جائے گا اس کا لحاظ کرتے ہوئے حکومت سرکارعالی سوت کی قیمت مقرر کرے گی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ گرنیاں فوجی اغراض کے لئے ۵ فیصد پارچہ تیار کرنے پر تیار ہیں یہ بھی طے پایا ہے کہ اگر وہ فوجی اغراض کے لئے ۲۵ فیصد کپڑا تیار کریں تو گرنیوں پر لازم نہ ہوگا کہ وہ گرنیوں کا راضی نامہ اس مملکت کی پارچہ بافی کی گرنیوں کے نمائندوں سے جو راضی نامہ طے پایا ہے اس کی بموجب توقع ہے کہ موجودہ اسکیم کا (۵۰۰۰) پونڈ تقریباً آدمیں سوت سالانہ محکمۂ تجارت صنعت و حرفت کو حاصل ہوگا لیکن سوت کی حقیقی مقدار کا تعین مختلف مراکز ان کے اکثر کے تجاویز اعداد و شمار جمع کرنے کے بعد کیا جائے گا۔ تجربہ سے کمی کی توقع گرنیوں کے فراہم کردہ سوت کی ساری مقدار ختم ہوجائے جہاں جہاں دستی پارچہ بافوں کو سوت فراہم کرنے کا انتظام وسیع ہوجائے گرنیوں سے فراہم کردہ سوت کی مقدار میں بھی اضافہ کیا جائے۔

موجودہ انتظامات کا مقصد

اس اسکیم کے تحت ہاتھ سے بنے ہوئے پارچہ کی تیاری اور فروخت کے لئے جو انتظامات عمل میں لائے جارہے ہیں ان کے دو مقاصد ہیں یعنی (۱) جنگی مقاصد کے لئے فوجی کا کپڑا زخم کی پٹیاں اور دوسرے پارچہ کی تیاری (۲) الف محکمہ کے زیر نگرانی معمولی قسم کا پارچہ مثلاً دھوتی۔ چادر۔ اور ساڑیوں وغیرہ کی تیاری سے غریبوں کے لباس کے لئے معیاری پارچے طور پر فروخت کیا جائیگا۔ ب۔ جن علاقوں میں محکمہ کے زیر نگرانی معمولی کپڑے کی تیاری ممکن نہ ہو یا مشکل ہو دستی پارچہ بافوں کو سستے نرخوں پر سوت مہیا کرنے کیلئے فروخت کا ہیں قایم کی جائیں۔ مذکورۃ الذکر تجویز پر اسی وقت عمل ہوگا جب کہ موجودہ اسکیم کے تحت گرنیوں کی فراہم کردہ سوت کی قیمت اور سوت کے بازاری نرخ میں زیادہ فرق نہ ہو۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس طرح سوت کے بازار پر نگرانی رکھنے میں اور پارچہ بافوں کو سستے داموں سوت مہیا کرنے بڑی مدد ملے گی۔

پارچہ کے بافی مرکز

جن پارچہ بافوں کو اپنے طور پر کپڑے بننے میں دقت پیش آرہی ہو۔ ان کی مدد کے لئے حکومت نے اس اسکیم کے تحت کم از کم بارہ پارچہ بافی کے مرکز چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان مرکزوں کے ساتھ انتظامیوں کے لئے مناسب عملہ متعین کیا جائے گا ایسے سات مرکز تو اس وقت بھی موجود ہیں اور اسکیم میں بقیہ پانچ مرکز قائم کرنے اور ان کے لئے عملہ فراہم کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس ضمن میں سالانہ (۱۰۰۰۰) روپیوں کے متوالی اخراجات لاحق ہوں گے۔ ان مرکزوں میں بافندوں کو لازم محکمہ روزانہ اجرتیں دے جائے گی۔

چالو سرمایہ

چار لاکھ جو رقم منظور کی گئی ہے وہ محض چالو سرمایہ ہے ورنہ اس اسکیم کے کل اخراجات از روئے حساب (۱۰۶۰۰۰) روپے ہوں گے۔ توقع ہے کہ منظورہ رقم اس غرض کے لئے کافی ہوجائے گی۔ کیونکہ جو کپڑا تیار ہوگا وہ ساتھ ہی ساتھ فروخت بھی ہوتا جائیگا۔ اور اس طرح جو رقم حاصل ہوگی وہ دوبارہ چالو سرمایہ میں شریک کیا جاسکتی ہے۔ غریبوں کی پوشاک کے لئے جو معیاری کپڑا تیار کیا جائیگا اس کی قیمت فروخت محکمہ صنعت و حرفت بحالت موجودہ مقرر نہیں کرسکتا کیونکہ ابھی معلوم نہیں کہ اس کاروائی کس نرخ پر سوت فراہم کریں گے۔ لیکن توقع

توقع ظاہر کی جاتی ہے کہ اس اسکیم کے جو متوالی اخراجات ہیں وہ کسی نہ کسی طرح نکال لئے جائیں۔

مدغاسکر پر حملہ کی تفصیلات

لندن ۱۰ رمئی۔ مسٹر چرچل نے آج دارالعوام میں اعلان کیا کہ حتی الامکان خونریزی کو روکنے کے لئے مدغاسکر میں فوجی قوت زیادہ استعمال کی گئی تھی۔ اور اس حملہ کی تیاریاں تین مہینے سے کی جارہی تھیں۔ جیسا کہ اعلان کیا جاچکا ہے فوجوں کو ساحل پر کامیابی کے ساتھ اتار دیا گیا۔ منگل کی شام تک ہماری فوج کا دیگو سوارز کے سامنے فرانسیسی فوج سے تصادم ہوگیا۔ پہلا حملہ کل طلوع آفتاب کے وقت شروع ہوا اور دشمن کو پسپا کردیا گیا۔ اس پسپائی میں فرانسیسی فوج کے علاوہ ایک ہزار آدمی ضائع ہوئے ہیں۔ گزشتہ شب پھر حملہ کیا اور انیٹ سیرین پر قبضہ کرلیا۔ فرانسیسی بحری اور فوجی کمانڈروں نے ہتھیار ڈال دیئے شہر دیگو سوارز پر بھی قبضہ کرلیا گیا۔ آج صبح ایک خرید معاہدہ بندرگاہ پر لگ گیا۔ اعصاب دونوں طرف کے کمانڈروں کے درمیان ایک معاہدہ مرتب ہوگیا ہے۔ سرنگوں کو ہٹانے والے جہاز جو ہمارے بیڑے کا ایک جزو ہیں اب اپنا کام شروع کرچکے ہیں اور ہم توقع کرتے ہیں کہ آج سہ پہر تک جنگی جہاز بندرگاہ میں داخل ہوجائیں گے۔ یہ فوجی کارروائی خطرات سے خالی نہ تھی نہایت ہوشیاری اور قوت کے ساتھ عمل میں آئی۔ آخر میں مسٹر چرچل نے کہا کہ اور فرانسیسی بھی نہایت بہادری اور ضبط و نظم کے ساتھ لڑے ہمیں بہت افسوس ہے کہ ہم دو دوست ممالک کی فوجوں کے درمیان یہ خونریزی ہوئی۔ باوجودیکہ دونوں اقوام دل سے ایک مشترک دشمن کے خلاف ہیں ہمیں یقین ہے کہ آنے والے زمانہ میں فرانسیسی قوم اس بات کو سمجھ گی کہ یہ واقعہ ان کے ملک کی جس میں السیس اور لورین بھی شامل ہے۔ جرمنوں کے پنجہ سے رہائی کی کوشش کا ایک جزو ہے۔

ہوائی حملہ کے بچاؤ کی تدابیر (بقیہ صفحہ ۳)

ہر جماعت ایک افسر، ایک ڈنا یبوراور پانچ دوسرے آدمیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ دشمنوں کے پھینکے ہوئے بم ہوائی جہازوں سے پھینکے ہوئے گرنے پر نہ پھٹے ہوئے بھی پائے جاتے ہیں ایسے گولے برابر خطرے کے باعث بنے رہتے ہیں ان کی موجودگی اور صحیح جگہ سے واقفوں پولیس کو فوراً مطلع کر دینا چاہیے اس کے بعد ان کو وہ جماعتیں جن کو اس کام کی خاص تعلیم دی جاتی ہے ان بن پھٹے ہوئے گولوں کو ہٹائیں گی یا بیکار کر دیں گی۔ اس درمیان میں ان گولوں کو ہرگز چھونا نہ چاہیے۔ اسی طرح دشمنوں کے لڑنے والے ہوائی جہاز بھی خطرناک ہوتے ہیں۔ اگر ان میں آگ لگ جائے تو اندر کا پٹرول، اسلحہ جات، اور بم ممکن ہے کہ پھٹ جائیں۔ اگر ایسے ہوائی جہاز میں آگ نہ بھی لگے تو بھی اس کا ڈر ہوتا ہے کہ وہ پھٹ جائے۔

ہوائی حملے سے بچاؤ میں مصروف جماعتوں کی نگرانی اور کام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے مقامی مستقر ہوں جہاں نقصان کی خبریں پہنچائی جائیں اور جو ضروری جماعتوں کو ان کی جگہوں پر بھیجنے کی ہدایت کر سکیں جہاں نقصان ہوا ہو۔ ایسے مستقر پر ٹیلیفون، قاصد، دفتری اور ہوائی حملوں سے بچاؤ سے متعلق ملازموں کے نائب سے ایک انچارج افسر کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔

ترکی قوم کی خود اعتمادی

(بقیہ صفحہ اول)

اور ترکی اس وقت پندرہ لاکھ فوج میدان جنگ میں اتار سکتا ہے۔ بعض جرائد کا خیال ہے کہ اختتام جنگ سے پہلے توازن قوت ترکی کے ہاتھ میں آ جائے گا۔

بہرحال یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ ترکی کا یہ اعتماد بیجا نہیں [illegible] سے نظر انداز کیا جا سکے گا۔ چونکہ ترکی برطانیہ اور امریکہ سے سامان جنگ لے رہا ہے فان پاپن کی چینی اپیل [illegible] کے باوجود جرمنی یہ محسوس کر رہا ہے کہ ترکوں کو سب سے زیادہ ترغیب دینے کے مانع ہے۔ اگر [illegible] کی روسی مہم ناکام رہی تو بہت ممکن ہے کہ نازی فوجیں ترکی کے راستے سے روس اور ایران کے تیل کے چشموں تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ لیکن سیاسی حلقوں کا یہ خیال ہے کہ ایسی صورت حال شاید جون یا جولائی تک پیدا نہ ہو سکے گی۔

ترکی کی خاموش فضا پر نظر ڈالنے کے بعد یہ محسوس ہوتا ہے کہ مستقبل میں ترکی کے لئے پریشانی کا وقت آنے والا ہے۔ ترکی کی قسمت روس کی قسمت سے گہری طرح وابستہ ہے۔ جنوبی روس کے محاذ پر تصادم کی خبروں میں جو حالات [illegible] ہیں ان سے ترکی بجا طور پر یہ [illegible] اور روس سے ایک ہمسایہ کی حیثیت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جب مشرق وسطیٰ میں برطانیہ کا موجودہ تفوق قائم ہے [illegible] سے چینی [illegible] کی حالت [illegible] تحریک حربت ممکن ہے [illegible]

ہندو لڑکیوں کو بجائے اردو کے انگریزی پڑھائی جائے

آندھرا کانفرنس محبوب نگر کی قرارداد

"معاصر گولکنڈہ پتریکا" نے اپنی ۱۵ اپریل کی اشاعت میں چوتھی آندھرا کانفرنس محبوب نگر کی قراردادیں بلا تبصرہ درج کی ہیں:-

متذکرہ صدر کانفرنس کا پہلا اجلاس بتاریخ ۵ و ۶ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۱ف مسٹر یم راجہ جنددا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ صدر استقبالیہ کمیٹی کے خطبہ کے بعد صدر منتخب نے صدارت پر اپنے خطبہ صدارت میں مسٹر یم راجہ جنددا نے اس امر پر زور دیا کہ امن بریگیڈ کے قیام میں حکومت سے اشتراک عمل کرنا چاہیے اور اس واقعہ پر بھی زور دیا کہ اس ریاست میں ہندو اور مسلمان بھائیوں کی طرح مل جل کر رہتے ہیں۔ صدر نے یہ اپیل کی کہ دیہاتوں میں مدارس، ودیا دیہک، دواخانے قائم کئے جائیں اور لگان معاف کی جائے۔

حسب ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

۱۔ پٹیل اور پٹواریوں کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے رجسٹر مرہٹی زبان میں رکھنے کے بجائے اس زبان میں رکھیں جو تلنگانہ میں عام طور پر سمجھی جاتی ہے۔

۲۔ یہ اتفاق آرا طے کیا گیا کہ ناجائز محاصل جیسے "و پیر ودی" وغیرہ کو سختی سے بارہ میل کے فاصلہ پر شہا مندر میں وصول کئے جاتے ہیں موقوف کر دئیے جائیں۔

۳۔ طے پایا کہ مدارس تحتانیہ کی جماعتوں میں بجائے [illegible] کی مادری زبان میں رکھے جائیں۔

۴۔ طے پایا کہ مدارس نسواں میں مڈل اسکول تک لڑکیوں کو انگریزی اور تلنگی سکھائی جائے۔ تلنگی بولنے والوں کے لئے علحدہ مدارس قائم کئے جائیں کیونکہ تلنگی جاننے والوں کو اردو میں تعلیم دینا بے شمار مشکلوں کا باعث ہے۔

بیگار کو موقوف کرنے (حالانکہ حکومت بیگار کی موقوفی کے قوانین نافذ کر چکی ہے) اور تلنگانہ کے لئے ایک آندھرا یونیورسٹی قائم کرنے سے متعلق بھی قراردادیں منظور ہوئیں۔

برمارڈ کی لڑائی کی تفصیل

چنگ کنگ ۔ ۱۸ مئی: آج سہ پہر میں ایک چینی ترجمان نے برمارڈ پر لڑائی کی تازہ ترین چیزیں بیان کیں اس نے کہا کہ جاپانیوں نے گزشتہ ہفتہ ان چین کے ایک سرحدی شہر پر قبضہ کرنے کے بعد برمارڈ سے آگے ۵۰ میل چینی شان اسٹیٹس میں چیف تنگ کے قریب جا رہے ہیں جا ہوئے ۵۰ میل مشرق میں پیش قدمی کی برمارڈ کے اپنی فوجیں جاپانی زیادہ تر مشینی دستے استعمال کر رہے ہیں۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ آیا ان برجاپانیوں نے ضرب لگائے یا محض آگے بڑھ گئے تو چینی ترجمان نے کہا کہ ان کی حالت معلوم کیا گیا ہے وہ برمارڈ

پر کیا گیا ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اگرچہ جاپانی برمارڈ پر ۵۰ میل آگے بڑھ گئے ہیں لیکن برما روڈ کو برباد نہیں کیا گیا کیونکہ سڑک اپنی عمدہ تعمیر ہوئی ہے کہ اس کو موثر طریقہ پر نقصان پہنچانا دشوار ہے۔ جاپانی چینیوں کی فوجی نقل و حرکت کے متعلق پوچھے ہوئے ترجمان نے کہا کہ یہ واضح ہوتا کہ ایک دشمن شہر کی طرف مغربی سمت سے بڑھ رہا ہے یا نہیں اس وقت تک دشمن کا رحجان برمارڈ پر پیش قدمی کرنے کا ہے ترجمان نے بیان کیا ہے کہ سالوین کے کنارے کے مغرب میں چینی کی وادی میں جاپانی مینوا سے ان کی طرف بڑھ رہے ہیں جو مینو کے شمال مشرق میں ہیں اور بانڈے کے شمال مغرب میں ہیں۔ یہ ظاہر ہے جاپانیوں کی اس چال کا مقصد وسطی برما میں اتحادی افواج کو گھیرنے کی کوشش کرنا ہے۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ ریاست ہائے متحدہ سے طیاروں اور گولہ بارود کی رسد چین کو بھیجی جا رہی ہے۔

چینی غضبناک لڑائی میں مصروف ہیں

اطلاع ملی ہے کہ برما کی جاپانی فوج کا ایک دستہ برما روڈ پر چینیوں کے صوبہ ینان میں لڑ رہا ہے۔

تازہ ترین چینی اعلامیہ میں جاپانی قرادل کی حالت کے ٹھیک اندازہ یا دشمن کی فوجوں کی تعداد کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ چینی ایک غضبناک لڑائی میں مصروف ہیں سرحد کے ایک مقام پر چینی دشمن کے ایک زبردست حملہ کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ جاپانی اپنی کمکیں میدان جنگ میں جھونک رہے ہیں۔

جاپانی افواج کی بھی طیاروں سے اچھی طرح مدد کی جا رہی ہے۔ اگرچہ انہیں تین کے مقبوضہ علاقوں پر اتحادیوں کے مسلسل ہوائی حملوں کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑے۔

اعظم پریس چار مینار میں طبع ہو کر مہتمم سید حسن دفتر مجلہ عثمانیہ سے شائع ہوا